ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوّت
مُلتان

جمادی الاول : ۱۴۱۹ھ
ستمبر : ۱۹۹۸ء
۹

بادشاہوں کا زوال، مجاہدوں کی حکومت

"دنیا میں حق و صداقت کی آواز کبھی تاج و تخت یا ایوان و محل سے نہیں اُٹھتی، بلکہ ہمیشہ اس کا سرچشمہ ویران جنگلوں، چٹیل چٹانوں اور سنسان صحراؤں کے اندر رہا ہے اور یہ بھی "اُس شاید عجائب پسند" کا عجیب و غریب کرشمہ ہے کہ ہمیشہ شکستگی اور افتادگی ہی کو محبوب رکھتا ہے، اپنا گھر بھی بناتا ہے تو ٹوٹے ہوئے زخمی دلوں میں، اپنی آواز بھی سناتا ہے تو کانٹے پڑے ہوئے خشک ہونٹوں کے ذریعے، پھر اپنے حسن و جمال کی جلوہ گاہ بھی بنائے گا تو تاریک غاروں میں، شکستہ دیواروں اور پھٹی ہوئی چٹائیوں کو........ اگر "وہ" نہیں ہے تو آخر کون ہے؟ جس کا ہاتھ گلیمِ فقر و مسکینی سے نکلتا ہے اور بادشاہوں کے تخت و تاج الٹ کر رکھ دیتا ہے۔ چند بے نوا فقیروں کو تھام لیتا ہے اور وہ لاکھوں دلوں کو دنیا کی بڑی بڑی قوتوں کے تسلط سے نکال کر اس کے آگے سربسجود کرا لیتے ہیں۔"

(امام الہند ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ)

افغانستان اور سوڈان میں
امریکی دہشت گردی
اور عالمِ اسلام کا احتجاج

★

امیر المؤمنین ملّا محمد عمر
کے تازہ ترین بیانات

★

نفاذِ شریعت بل اور دینی جماعتیں

اسلام کا تصوّرِ ریاست

مرزا قادیانی کے
عجائبات اور خیالی کرشمے

"حواری" یا "حوالی موالی"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ خاص دوست اور صحابی تھے۔ جن کو انصار بھی کہا گیا اور "حواری" عیسیٰ ابن مریم بھی کہا گیا۔ ان میں سے ایک حضرت "برنابا" ہیں جنہیں "برناباس" بھی کہتے ہیں۔ انہی کی انجیل دریافت ہوئی جس نے قرآن کریم کے تمام حقائق اور دعاوی کی تصدیق کی۔

"حواری" ..... اللہ کے پاکیزہ اور مقدس ترین بندوں کا لقب ہے۔ پیغمبروں کے خاص قلبی دوستوں اور راز داروں کے لئے "حواری" کا لفظ بولا گیا ہے۔ محرم ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر جب ڈیڑھ ہزار صحابہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر حملہ آور ہوا تھا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔

"لکل نبی حواری وحواری زبیر ابن عوام"

ہر نبی کے لیئے حواری ہیں اور میرا حواری، زبیر ابن عوام ہے،

ڈیڑھ لاکھ صحابہ میں ابوبکر کا مرتبہ سب سے اونچا ہے۔ ان کے بعد عمر ہیں، عثمان و علی ہیں، طلحہ و زبیر ہیں اور پھر عشرہ مبشرہ ہیں (رضی اللہ عنہم) انہیں میں ایک مستقل اور الگ درجہ "حواری" کا ہے۔ جو زبیر ابن عوام کو عطاء ہوا ہے۔

یہ زبیر کون ہیں؟ نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی، ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بڑے داماد، (اسماء بنت ابی بکر کے خاوند) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بہنوئی (ماں سے سوتیلی بہن کے خاوند)، عبداللہ بن زبیر کے والد، صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور حضرت عبدالمطلب کے نواسے ہیں۔

بدنصیب اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو "حواری" جیسے مقدس اور الہامی لفظ کو بدترین لوگوں کے لیئے استعمال کرتے ہیں۔ سیاست دانوں، بدمعاشوں اور دنیادار لوگوں کے دوستوں کو لفظ حواری سے منسوب کرتے ہیں۔

ہمیں سو دفعہ سوچنا چاہیئے اور بولنے سے قبل سو دفعہ تولنا چاہیئے۔ اپنی زبانوں کو روکو، بدکرداروں اور ان کے دوستوں کو حواری کہنا چھوڑ دو "حوالی موالی" کہہ لیں، حواری نہ کہیں۔ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عطاء کردہ لقب کی توہین ہے۔ دانستہ کہنے والے توبہ کریں اور نادانستہ کہنے والے اپنی اصلاح کریں۔

جانشین امیر شریعت، مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اقتباس درس قرآن کریم

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۷۸ء

دفتر مجلس احرار اسلام لاہور

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جمادی الاولیٰ: ۱۴۱۹ھ
ستمبر: ۱۹۹۸ء
جلد ۹ ، شمارہ ۹
قیمت: ۱۵ روپے
Regd: M _No. 32

❖ زرِ تعاون سالانہ: اندرونِ ملک ۱۵۰ روپے، بیرونِ ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی ❖

مجلس ادارت

❖ زیرِسرپرستی: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
رئیس التحریر: سید عطاءالمحسن بخاری
❖ مدیرمسئول: سید محمدکفیل بخاری

رفقاء فکر

ابنِ امیرشریعت حضرت پیرجی سید عطاءالمہیمن بخاری مدظلہ

❖ پروفیسر خالدشبیر احمد ❖ سید خالدمسعودگیلانی
❖ مولانامحمداسحٰق سلیمی ❖ مولانا محمدمغیرہ
❖ عبداللطیف خالد ❖ محمد عمرفاروق
❖ ابوسفیان تائب ❖ ساغراقبالی

رابطہ: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان: فون: 511961

تحریک تحفظِ ختمِ نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان

ناشر: سید محمد کفیل بخاری، طابع: تشکیل احمد اختر، مطبع: تشکیلِ نو پرنٹرز، مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم ملتان

تشکیل

اداریہ:	دل کی بات	مدیر	۳
شاعری:	نعت	سید حباب ترمذی	۶
" "	نظم	سید کاشف گیلانی	۷
" "	ترانہ (شبانِ اسلام)	پروفیسر جعفر بلوچ	۸
اخبار الجہاد:	امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کے تازہ ترین بیانات		۹
اخبار الاحرار:	امیرِ مجلس احرار اسلام سید عطاء المحسن بخاری کے بیانات		۱۱
" "	ملتان، لاہور، گڑھا موڑ، چیچاوطنی، تلہ گنگ میں مجلس احرار اسلام	ادارہ	۱۴
" "	کے زیر اہتمام امریکی جارحیت کے خلاف ہونے والے احتجاجی مظاہرے		
" "	مدیر نقیب سید کفیل بخاری کی تبلیغی مصروفیات		
دین و دانش:	نئے مجتہدین کے لئے لمحۂ فکریہ	مولانا محمد عاشق الٰہی (مدینہ منورہ)	۲۶
ترحیم:	مسافرانِ آخرت	ادارہ	۲۹
مقالۂ خصوصی:	اسلام کا تصور ریاست	مولانا عبدالحق چوہانؒ	۳۰
تاریخ اسلام:	حکمراں کیسے؟	شاہ بلیغ الدین	۳۸
یادرفتگان:	امام انقلاب مولانا عبداللہ سندھیؒ	پروفیسر محمد اسلم	۴۳
طنز و مزاح:	زبان میری ہے بات ان کی	ساغر اقبالی	۴۹
تجزیہ:	سیاسی بوچڑخانہ	شمس الاسلام بہاری	۵۲
رد قادیانیت:	مرزا قادیانی کے توہمات و عجائبات	مولانا مشتاق احمد	۵۳
ماضی کے جھروکے سے:	یادوں کے شگوفے	اے۔ رازی	۵۸
	علامہ اقبال کی صدارت میں امیر شریعت کی تقریر	شورش کاشمیریؒ	۵۹
	سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سحرِ خطابت	روایت: سید حامد	۶۰
تبصرہ کتب:	حسن انتقاد	سید کفیل بخاری	۶۱

دل کی بات

افغانستان اور سوڈان پر امریکی دہشت گردوں کا حملہ

۲۰/ ۲۱/ اگست ۱۹۹۸ء کی درمیانی شب امریکی دہشت گرد افواج نے بیک وقت دو عظیم اسلامی ملکوں افغانستان اور سوڈان پر میزائلوں سے حملہ کردیا۔ اخباری تفصیلات کے مطابق تقریباً ایک سو کروز میزائل پھینکے گئے۔ جن میں سے چند اپنے اہداف پر لگے اور باقی ادھر اُدھر گرتے رہے۔ اور کچھ پاکستان کے حصے میں بھی آئے۔ افغانستان میں قندھار، خوست اور جلال آباد میں چھے مقامات کو نشانہ بنایا گیا جنہیں امریکہ نے عظیم مسلمان عرب نژاد مجاہد اُسامہ بن محمد بن لادن کے بیس کیمپ قرار دیا تھا۔ اسی طرح سوڈان میں ایک دوا ساز فیکٹری کو اُسامہ کی تجربہ گاہ قرار دے کر ہدف بنایا گیا۔ اس حملہ میں دونوں ملکوں کے کئی مسلمان شہید اور زخمی ہوئے اور املاک کا نقصان بھی ہوا۔ پانچ پاکستانی شہیدوں کی میتیں بھی پاکستان لائی گئیں اور اُن کے جنازوں نے یہاں کی جہادی فضا کو مزید پُر جوش بنادیا۔

بین الاقوامی دہشت گرد اور اپنے اخلاقی جرائم کا عدالت میں اعتراف کرنے والے بدکردار امریکی صدر بل کلنٹن نے ان حملوں کا جواز یہ پیش کیا کہ:

"اُسامہ بن لادن ایک دہشت گرد ہے جس نے مختلف ممالک میں امریکی مراکز اور تنصیبات کو بم دھماکوں کا نشانہ بنایا ہے اور وہ امریکہ کو مطلوب ہے۔ طالبان نے اُسامہ کو پناہ دے کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ ہم نے بدلہ چکادیا ہے اور امریکہ مزید حملے بھی کرے گا۔"

جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے......امریکہ کو ان حملوں میں جس خفت اور ندامت کا سامنا کرنا پڑا وہ خود اسکی تاریخ کا بدترین اور شرمناک باب ہے۔ عظیم مجاہد اسامہ بن لادن بالکل محفوظ رہے اور ان کا نیٹ ورک اتنا زبردست تھا کہ انہیں اس حملہ کا پہلے ہی علم ہو چکا تھا۔ قندھار کے جس بیس کیمپ پر میزائل پھینکے گئے اُسامہ وہاں مدعو تھے اور کچھ دیر پہلے انہوں نے وہاں جانے کا اپنا پروگرام اچانک منسوخ کردیا۔

افغانستان اور سوڈان کے لاکھوں مسلمان سراپا احتجاج بن کر سڑکوں پر نکل آئے اور پوری اسلامی دنیا میں امریکی جارحیت، ظلم، غنڈہ گردی اور بدمعاشی کی شدید مذمت کی گئی۔ پورے عالم اسلام کے عوام نے افغانستان اور سوڈان سے بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا ہے اور امریکی دہشت گردی کی شدید مذمت کی ہے۔

جب سے افغانستان پر طالبان تحریک نے قبضہ کر کے امارت و خلافت اسلامیہ قائم کی ہے پورا یورپ اور دنیا بھر کے کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ اور ان کے "شامل واجا" قادیانی، طالبان کے خلاف کتے کی طرح زبان نکال کر غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔ طالبان پر طرح طرح کے الزامات عائد کر رہے ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ یہود و نصاریٰ یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ افغانستان دنیا کے نقشے پر ایک صحیح اسلامی ریاست کے طور پر اُبھرے اور ان کے نظام ریاست و سیاست کے ابلیسی اور کافرانہ شکنجوں کو توڑ کر قرآن و سنت کی حکمرانی قائم کریں۔ جمہوریت کا انکار کر کے خلافت و امارت قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے

عزائم کا اظہار کریں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ طالبان پر مشتمل چند فقیروں، مسکینوں، درویشوں، بے نواؤں اور مفلسوں نے یہ سب کچھ کر دکھایا۔ آج پورے افغانستان پر اللہ کے یہی عاجز بندے حکومت الٰہیہ اور خلافت اسلامیہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

بعض حلقوں کی طرف سے یہ الزام بھی زبان زد عام تھا کہ تحریک طالبان کے پس منظر میں امریکہ ہے۔ گویا طالبان امریکی ایجنٹ ہیں۔ اس حملہ سے یہ الزام تو ختم ہو گیا اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ طالبان صرف اور صرف اسلام کے جاں نثار فرزند ہیں۔ اُن پر بھارت نوازی کا الزام بھی عائد کیا گیا۔ لیکن بھارت کی متعصب ہندو حکومت نے امریکی حمایت اور طالبان کی مخالفت کر کے اسے دھو ڈالا۔ اس وقت امریکہ، انڈیا، ایران اور اسرائیل چاروں طالبان حکومت کو ختم کر کے افغانستان میں اپنی مرضی کی اور اپنے پٹھوؤں پر مشتمل وسیع البنیاد حکومت قائم کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ بعض قارئین کو حیرت ہو گی کہ "ایران" کا نام بھی دشمنوں کی فہرست میں لکھ دیا ہے۔ حالانکہ وہ ایک اسلامی ملک ہے۔ یہ حیرت یقیناً لاعلمی اور بے خبری کا نتیجہ ہے۔ آپ کے علم میں ہونا چاہیئے کہ گزشتہ ماہ شمال میں طالبان کو شاندار فتوحات ہوئی ہیں اور نصرت الٰہیہ کا معجزانہ اظہار ہوا ہے۔ مفتوحہ علاقوں خصوصاً فاریاب، میمنہ، مزار شریف، بامیان کے بعض علاقوں اور چند روز قبل درّہ کیان کی فتح کے موقع پر جو اسلحہ پکڑا گیا وہ ایرانی اور روسی ساختہ ہے۔ اس پر "ساختہ ایران" اور "پاسداران انقلاب ایران" کی مہریں ثبت ہیں۔ جس کی تصاویر "ضرب مؤمن" کراچی نے شائع کی ہیں۔ پھر ان علاقوں سے ایرانی جاسوس بھی پکڑے گئے جو شمالی اتحاد کے کمیونسٹوں کو ہر قسم کی امداد فراہم کر رہے تھے۔ یہ سازش اور مداخلت نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اب افغان سرحد پر ایرانی فوجی مشقیں اور حملہ کی دھمکیاں اس پر مستزاد ہیں۔ ایران نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ "طالبان کی حالیہ فتوحات سے ایرانی سرحدوں پر عدم استحکام پیدا ہو گیا ہے"

سوال یہ ہے کہ یہ خدشہ صرف شمال کی فتوحات سے ہی کیوں پیدا ہوا؟ واضح مطلب یہ ہے کہ ایران، دوستم، مسعود اور طالبان مخالف شمالی اتحاد کے کمیونسٹوں کا حلیف ہے۔

اس باب میں بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے اور آئینہ دکھایا جاسکتا ہے لیکن قصہ مختصر یہ ہے کہ............اُسامہ بن لادن عظیم مجاہد ہے جس نے امت مسلمہ کو یہود و نصاریٰ کے خلاف جہاد کے لئے کمر بستہ کر دیا ہے اور خوف کے تمام حصار توڑ کر جرأت و حوصلہ عطا کیا ہے۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی علامت ہیں۔ انہوں نے افغانستان میں خلافت اسلامیہ قائم کر کے دنیا میں ایک مثالی اور پُر امن معاشرہ قائم کر دیا۔ وہ ایک ایسے غریب اور معاشی طور پر تباہ حال ملک کے امیر المؤمنین ہیں جس پر دنیا کے کسی ملک کا ایک روپیہ بھی قرض نہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو جہاد کا بھولا ہوا سبق یاد کرایا اور اپنا پورا ملک جہاد کے لئے وقف کر دیا۔ دنیا میں احیا اسلام کی تحریکوں کو حوصلہ ہمت اور جرأت عطا کی ہے۔ ہم افغانستان اور سوڈان کو اپنی مکمل اخلاقی اور سیاسی حمایت کا یقین دلاتے ہیں اور ان سے مکمل اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین اسلام کی نصرت اور حفاظت فرمائے اور ان کے تمام دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرے (آمین)

حالیہ امریکی دہشت گردی کے دوران چند میزائل پاکستان میں بلوچستان کے علاقے میں بھی گرے۔ اور خوش

قسمتی سے پھٹ نہیں سکے۔ حکومت پاکستان نے صرف ایک میزائل کی تصدیق کی ہے۔ یہ میزائل ہماری ایٹمی تجربہ گاہ کے قریب گرا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ امریکی دہشت گرد ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتے تھے۔
حکومت پاکستان نے اس پورے واقعہ میں امریکہ کے خلاف جس "معذرت خواہانہ احتجاج" کا اظہار کیا ہے وہ قابل شرم ہے اور پھر حملہ کے حوالے سے جو مختلف مؤقف اختیار کئے ہیں وہ حکمرانوں کی نااہلی، لاعلمی یا پھر منافقت کا کھلا ثبوت ہے۔ حکومت پاکستان کو امریکی دہشت گردی کی شدید مذمت کرنی چاہیے اور افغانستان و سوڈان کے مسلمانوں سے اظہار ہمدردی و یکجہتی کرنا چاہیے۔

وزیراعظم کا نفاذ شریعت بل

۲۸/اگست کو وزیراعظم محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی میں ۱۵ ویں آئینی ترمیم کے عنوان سے نفاذِ شریعت بل پیش کر کے اپنے مخالفوں اور حمایتیوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ گویا مسلم لیگ نے ۱۹۴۷ء کے بعد پھر اسلام کا سہانا گیت گا کر قوم کو مسحور کرنے کی کوشش کی ہے۔ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں صدرِ مملکت جناب محمد رفیق تارڑ کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا کہ ان کے مفید مشوروں اور بھرپور کوششوں سے نفاذ شریعت بل تیار ہوا۔
اگر نواز شریف اپنی اس کاوش اور دعوے میں مخلص ہیں تو صد مبارک اور اگر ماضی کے حکمرانوں کی طرح یہ بقاء اقتدار کی سازش ہے تو نہایت شرمناک ہے اور عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔
ہماری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ مذہبی قوتوں کو نفاذ شریعت بل کی مخالفت نہیں کرنی چاہئیے۔ علماء اور لادین سیاست دانوں کی زبان میں فرق باقی رہنا چاہئیے۔ جس طرح ماضی میں علماء نے نفاذِ شریعت کی کوششوں میں، مختلف حکومتوں کی رہنمائی کر کے اپنا فرض ادا کیا آج بھی اسی جذبے کی ضرورت ہے۔ افسوس کہ ماضی کے حکمرانوں نے علماء کی رہنمائی اور کوششوں کی ناقدری کی اور اس کی سزا بھی پائی۔
جناب وزیراعظم صاحب! آپ نے نفاذِ شریعت کی طرف ایک قدم بڑھایا ہے، خود نواز شریف بھی اس جرم کی سزا پا چکے ہیں۔ قوم آپ کے ساتھ دس قدم چلے گی۔ لیکن اگر اپنے دعوے سے انحراف کیا تو آپ بھی عبرت کا نمونہ بنا دیئے جائیں گے۔ بقول شورش کاشمیری مرحوم: "جن لوگوں نے اسلام کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے وہ اللہ کی بارگاہ میں کبھی سرخرو نہیں ہوں گے۔"
بے نظیر بھٹو، اجمل خٹک اور ان کے لنک ملک حمایتیے تو شریعت کی مخالفت میں عریاں ہو گئے ہیں۔ وہ جس نظام کو بچانا چاہتے ہیں صرف اسی میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ آپ کو اگر اس عظیم کام میں پارلیمنٹ بھی قربان کرنا پڑے تو دریغ نہ کریں کیونکہ پارلیمنٹ قرآن و سنت سے بالا نہیں۔ آپ اسلام نافذ کریں یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ نفاذ شریعت بل کی منظوری سے قبل فوری طور پر درج ذیل اقدامات کیے جائیں۔
۱۔ تمام مسلکی طبقات کو اعتماد میں لیا جائے اور ان کے غیر سرکاری علماء پر مشتمل کمیشن تشکیل دیا جائے۔
۲۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات منظور کی جائیں۔ ۳۔ سودی نظام کے حق میں دائر حکومتی رٹ واپس لی جائے اور سودی نظام کے خاتمے کا اعلان کیا جائے ۴۔ شریعت بینچ پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔ ان اقدامات کے بغیر نفاذ شریعت بل صرف اور صرف دھوکا کہلائے گا اور اب دھوکہ دہی نہیں چلے گی۔

(سید حباب ترمذی کراچی)

نعت

جلوہ زارِ محمد میں کیا آگئی
زندگی حاصلِ زندگی پا گئی

جنبشِ زیرِ لب پھول برسا گئی
ریگ زارِ عرب میں بہار آگئی

زلف جب دوشِ احمد پہ لہرا گئی
ہر طرف رحمتوں کی گھٹا چھا گئی

سبز گنبد پہ میری نظر کیا گئی
زندگی میں خزاں تھی بہار آگئی

میرے سرکار کی واہ کیا بات ہے
ہر ادا کُھب گئی ہر نظر بھا گئی

ماں جو نعتِ نبی گنگنانے لگی
اس کی بیمار بچی کو نیند آگئی

بدر کی جنگ ہو کہ ہو جنگِ اُحد
کامرانی کا ہر راز سمجھا گئی

بسترِ خاکِ طیبہ کا کیا پوچھنا
جیسے آغوش مادر میں نیند آگئی

اک گنہگار کے لب سے نامِ نبی
سنتے ہی آگ دوزخ کی کجلا گئی

اے شہنشاہ ہر دوسرا آپ کی
سادگی خود خدا کو پسند آگئی

وہ حدیثِ نبی بھی سناؤ کہ جو
چشمِ خاموش ارشاد فرما گئی

جب حدودِ مدینہ میں رکھا قدم
خیر مقدم کو خلدِ بریں آگئی

ہائے کیا چیز تھی جنبشِ یک نظر
دونوں عالم کے اسرار سمجھا گئی

کفر توڑا محبت کی تلوار نے
پیار کی ڈھال اسلام پھیلا گئی

اے حباب آج باوصف نعت نبی
تیری طرزِ نوا سب کو تڑپا گئی

سید کاشف گیلانی

ابناء جمہوریت سے

تمہیں بتلاؤں کیا جمہوریت ہے — مصیبت ہے بلا جمہوریت ہے
ہمارے رہنما ختم المرسل ہیں — تمہاری رہنما جمہوریت ہے
خدا جمہور کا اللہ تعالیٰ — سیاست کا خدا جمہوریت ہے
نظام اللہ کا قرآن و سنت — نظام انسان کا جمہوریت ہے
فقط قرآں خطاؤں سے مبرا — کہ عقل پُر خطا جمہوریت ہے
خدا کو اختیارِ کل ہے حاصل — مگر بے دست و پا جمہوریت ہے
ہمارا آسرا ہر دم نبی ہیں — تمہارا آسرا جمہوریت ہے
خدا جمہور کا مالک ہے لیکن — خدا نا آشنا جمہوریت ہے
یہ فکر انسان کا ہے نامکمل — یہ فکرِ نارسا جمہوریت ہے
وفا اسلام کی ہے شرطِ اوّل — سراسر بے وفا جمہوریت ہے
ہماری ناؤ کا قرآں کھویا — تمہارا نا خدا جمہوریت ہے
جو کر رکھی خدا کے دین سے ہے — بغاوت کی سزا جمہوریت ہے
بڑی مکروہ ہیں شکلیں تمہاری — تمہارا آئینہ جمہوریت ہے
خدا کے نور سے روشن ہے مذہب — ضلالت کا صلہ جمہوریت ہے

مسلماں کے لئے ہے موت کاشف
کہ اُس کو ناروا جمہوریت ہے

☆

(پروفیسر جعفر بلوچ ، لاہور)

ترانہ شبانِ اسلام

گا ہے سرودِ رودِ رواں ہم ہیں دوستو
گا ہے خروشِ رعدِ گراں ہم ہیں دوستو
دونوں جہاں کی کیوں نہ ہمیں عظمتیں ملیں
وابستۂ شہِ دو جہاں ہم ہیں دوستو
از بر ادا ادا ہے ہمیں بزم و رزم کی
ابرِ مطیر و برق تپاں ہم ہیں دوستو
دیں اور سر زمیں سے ہماری ہے آبرو
اخلاص اور وفا کا نشاں ہم ہیں دوستو
خیر و سلام و امن واماں کے پیامبر
یہ راز ہے ہر اک پہ عیاں، ہم ہیں دوستو
ہم رہروانِ راہِ فلاح و نجات ہیں
خوش مسلکِ صلوۃ و اذاں ہم ہیں دوستو
کرتے ہیں راہِ حق میں جہاد و قتال بھی
دلدادِ گانِ تیغ وسناں ہم ہیں دوستو
تاریخ ہے ہمارے تہوّر کی سر گزشت
اک داستانِ عزمِ جواں ہم ہیں دوستو

رد مرزائیت میں اہم کتاب

کذبات مرزا

تالیف: مولانا عبدالواحد مخدوم

ایک سو جھوٹ اور متعدد جھوٹی پیش گوئیاں (صفحات:380 قیمت: =/200)

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون:511961

امریکی فضائی حملوں کے بعد کسی موضوع پر بات چیت اور بحث کا امکان ختم ہو گیا ہے (امیر المؤمنین)

امریکہ، افغانستان اور سوڈان کے جانی و مالی نقصان کا تاوان ادا کرے

میری غیرت برداشت نہیں کرتی کہ کسی مسلمان کو کافر کے حوالے کروں

(قندھار) امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے امریکہ کی طرف سے مذاکرات کی دعوت کو ٹھکرا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی فضائی حملوں کے بعد بچ ہی کیا گیا ہے، اب امریکہ نے مذاکرات یا کسی موضوع پر بات چیت اور بحث کا امکان ختم کر دیا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین نے کہا کہ امریکہ پر لازم ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ اسامہ کینیا اور تنزانیہ کے بم دھماکوں میں ملوث تھے اور یہ کہ سوڈان کے خلاف لگایا گیا الزام بھی درست تھا۔ اگر وہ معقول شواہد پیش نہ کر سکا تو یہ ایک طرف امریکہ اور اس کے خفیہ اداروں کے لئے بہت ہی خجالت کا باعث ہوگا اور دوسری طرف بین الاقوامی سطح پر بھی بدنامی کا بڑا ذریعہ۔ امیر المؤمنین نے کہا کہ امریکہ افغانستان اور سوڈان سے معافی مانگے اور جانی و مالی نقصان کا تاوان ادا کرے۔ انہوں نے دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ امریکہ اگر عالمی سطح پر اپنا وقار بحال کرنا چاہتا ہے تو ایک تو خلیج سے اپنی افواج واپس بلائے، دوسرا موجودہ صدر کلنٹن کو فی الفور صدارت سے معزول کرے۔ کیونکہ اس پر نہ صرف بدکاری کا الزام ہے بلکہ اس نے خود عدالت میں اپنے شرمناک جرم کا اعتراف کیا ہے۔ مزید برآں انہوں نے کہا کہ ہماری قوم اسلامی غیرت سے سرشار ہے۔ ہم تمام خطرات کے تحمل کے لئے تیار ہیں۔ پورا افغانستان بھی الٹ جائے اور ہم تباہ و برباد بھی ہو جائیں تو اسامہ کو امریکہ کے حوالے نہیں کریں گے۔ میری غیرت برداشت نہیں کرتی کہ کسی مسلمان کو کافر کے حوالے کروں۔

- جب تک اللہ نہ چاہے، دنیا کی کوئی طاقت مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی
- امریکہ کی موت میرے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے (اسامہ بن لادن)

سعودی نژاد مجاہد اسامہ بن لادن نے امریکی حملوں کے بعد اپنے بیان میں کہا ہے کہ امریکہ تو کیا پوری دنیا بھی مجھ پر حملے کرے تو مجھے اس وقت تک نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک اللہ نہ چاہے۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جس انسان کا یہ عقیدہ ہو اور جو اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھے پھر رہا ہو وہ بزدلانہ حملوں سے کبھی خائف نہیں ہوتا۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے قول صادق کے مطابق اسلام اعلیٰ و برتر ہے اور اس سے کوئی چیز اعلیٰ اور برتر نہیں۔ ہم نے دنیا میں اعلاء کلمۃ الحق کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس راہ میں آنے والی ہر آزمائش کو خندہ پیشانی سے قبول کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان اور سوڈان پر امریکہ

کی طرف سے رات کی تاریکی میں حملے بزدلانہ کارروائی تھی۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغان رہنماؤں نے جس انداز میں علم جہاد بلند کیا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ ہے اور کوئی طاقت انہیں جھکا نہیں سکتی۔ انہی بے سروسامان مجاہدین نے کل سوویت یونین کے ٹکڑے کئے اور وہ وقت دور نہیں جب امریکہ بہادر بھی پوری دنیا کے سامنے ذلیل و رسوا ہوگا امریکہ کی موت میرے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے۔ (نوائے وقت)

حکومت کے عمال تعلیم و تربیت، وعظ و تبلیغ اور اسلامی احکام کے نفاذ پر بھرپور توجہ دیں (امیرالمومنین ملا محمد عمر)

(قندھار) امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد نے علماء کرام، تمام صوبوں کے گورنروں، دارالحکومت اور صوبوں کے وزراء اور تمام حکام سے کہا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا احساس ہونا چاہیے۔ کہ صدیوں بعد ایک خالص اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اسلامی معاشرے کو پروان چڑھانے اور نئی نسل کو اسلامی رنگ میں رنگنے کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم و تربیت، وعظ و تبلیغ اور اسلامی احکام کے نفاذ پر بھرپور توجہ دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کی مقدس قربانیوں سے علماء امت کو یہ موقع فراہم ہوگیا ہے کہ وہ اپنی مساجد اور اپنے مدارس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نورانی مسلک کی روشنی میں نوجوانوں اور بوڑھوں، مردوں اور عورتوں کی زندگیاں سنواریں اور نئی نسل کو دین اسلام کی تعلیم سے آشنا کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ علماء کرام خود بھی تمام اسلامی احکام کی پابندی کریں خصوصاً نماز باجماعت کی خود بھی پابندی کریں اور دوسروں سے بھی کرائیں اور جو لوگ احکام کی خلاف ورزی کریں تو ان کی اصلاح کے لئے وزارت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا قیام میں لایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نماز فجر کے بعد ہر روز آدھ گھنٹہ اصلاح عقائد اور عمومی تبلیغ کا اہتمام کیا جائے اور عوام کو چاہیے کہ درس سننے کا اہتمام کریں تاکہ بامقصد زندگی گزارنے کے قابل ہوسکیں۔

آغاخانیوں کی غیر اعلانیہ سٹیٹ کا دارالحکومت درّہ کیان طالبان کے ہاتھوں فتح

۱۶ اگست ۱۹۹۸ء کو دو دن کی شدید لڑائی کے بعد طالبان نے ایشیا میں آغا خانیوں کے خفیہ اور غیر اعلانیہ دارالحکومت درّہ کیان پر قبضہ کرلیا۔ درّہ کیان مشہور آغا خانی کمانڈر جعفر نادری کا مرکز ہے۔ جزوی تفصیلات کے مطابق طالبان کو درّہ کیان سے غنیمت میں اس قدر اسلحہ ملا ہے کہ اس سے قبل طالبان کو کہیں سے اتنا اسلحہ حاصل نہیں ہوا۔ بیشتر اسلحہ روسی اور ایرانی ہے۔ جو بالکل جدید اور گریس بند ہے۔ طالبان کے ایک کمانڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ درہ کیان کے اسلحہ اور گولہ بارود کے ذخائر سے دو ہزار ٹرک لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔ جبکہ طالبان مجاہدین کے زبردست حملہ کے نتیجے میں جنرل جعفر نادری کو گاڑیاں چھوڑ کر پیدل بھاگنا پڑا۔ (ضرب مومن)

ملتان ، حسین اختر

- نفاذ شریعت بل وزیر اعظم کا جرأت مندانہ اقدام ہے
- نواز شریف کی آڑ میں شریعت کی مخالفت کرنے والے سیاست دان ننگے ہو گئے ہیں۔
- شریعت بل پر تنقید کے حوالے سے علماء اور بے نظیر کی بولی میں فرق ہونا چاہئیے
- پارلیمنٹ قرآن وسنت سے بالا نہیں ہے
- دینی جماعتیں نفاذِ شریعت کے اس سنہری موقع کو ضائع نہ کریں

(امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری)

ملتان - مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المحسن بخاری نے نفاذِ شریعت بل پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کا یہ اقدام نہایت جرأت مندانہ اور قابل صد مبارکباد ہے۔ کاش یہ ۱۹۹۸ء کا آخری سچ ہو۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی تمام دینی جماعتیں نفاذ شریعت کی داعی ہیں اور ایک عرصہ سے حکمرانوں سے نفاذ اسلام کا مطالبہ کرتی چلی آرہی ہیں اگر نواز شریف نے اس سمت قدم بڑھایا ہے تو ہمیں اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے قیام کے لئے نواز شریف سے تعاون کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت سے ہر نیک کام میں تعاون کریں گے اور ہر برے کام کی نہ صرف مخالفت کریں گے بلکہ پوری قوت سے راستہ روکیں گے۔

سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ نفاذ شریعت بل کے پیش ہونے پر لادین سیاست دان ننگے ہو گئے ہیں اور نواز شریف کی آڑ میں شریعت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر، اجمل خٹک اور دیگر لادین سیاست دانوں کی طرف سے شریعت پیکج کی مخالفت فطری ہے۔ اس لئے کہ نفاذ شریعت کے بعد ان کا وجود اور جماعتیں بے معنی ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ شریعت پیکج میں نقائص موجود ہیں مگر حکومت ان نقاص کو دور کرنے کے لئے تجاویز اور مشورے طلب کر رہی ہے تو علماء اور دینی جماعتوں کے رہنما اس سنہری موقع کو ضائع نہ کریں اور حکومت کو مفید مشورے اور تجاویز دیکر اس بل کی اصلاح کریں۔ انہوں نے کہا کہ منصب کا تقاضا یہ ہے کہ بل پر تنقید کے حوالے سے علماء اور بے نظیر کی بولی میں فرق ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ بے معنیٰ ہونے کی باتیں کرنے والے جان لیں کہ پارلیمنٹ قرآن وسنت سے بالا نہیں۔

سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ قاضی حسین احمد اور ڈاکٹر اسرار احمد کو صرف دفعہ ۲۳۹ میں ترمیم پر اختلاف ہے کہ اس سے نواز شریف کو شخصی اختیارات حاصل ہو جائیں گے اور وہ ایک آمر اور بادشاہ بن جائیں گے ان کا یہ خدشہ درست بھی ہو تو نفاذ شریعت کے تحفہ کے عوض ہمیں یہ بھی قبول ہے۔ گزشتہ پچاس برسوں میں پاکستان کے جمہوریت زدہ سیاست دانوں نے شریعت نافذ کرنے کی بجائے ملک اور قوم کو لوٹا ہے اور قیام پاکستان کے مقاصد سے بدعہدی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سدا کوئی بھی حکمران نہیں رہا۔ نواز شریف بھی نہیں رہیں گے۔ لیکن شریعت تو ہمیشہ کے لئے ہے۔ دینی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ نواز شریف سے سیاسی اختلاف رکھتے

ہوئے انہیں نفاذ شریعت کا موقع دیں اگر وہ مخلص ہیں تو قوم کے ہیرو ہیں اور اگر انہوں نے سیاسی چال چلی ہے تو وہ سابقہ حکمرانوں کی طرح اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔

انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نفاذ شریعت بل کے سلسلہ میں حکومت سے مکمل تعاون اور رہنمائی کرے گی۔ حکومت فوری طور پر شریعت بنیچ کے فیصلے کے خلاف اور سودی نظام کے حق میں اپنی دائر کردہ رٹ واپس لے۔ شرعی عدالتوں سے پابندیاں ختم کرے۔ تمام مسالک کے غیر سرکاری علماء اور دانشوروں پر مشتمل کمیشن تشکیل دے اور ان کی تجاویز سے استفادہ کرے دوہرا عدالتی نظام فوراً ختم کرے۔ ایک قانون یعنی قرآن و سنت کے نظام کو ہی نافذ کرے۔ اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو آئین کا حصہ بنائے۔

ملتان (حافظ محمد اکمل)

- حکمران ہوس زر میں مبتلا رہے تو...... پاکستان کے طالبان بھی لادین نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔
- **امریکی مفادات کا تحفظ کرنے والے حکمران اور سیاست دان ناکام ہوں گے۔**

(امیر الاحرار سید عطاء المحسن بخاری)

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام امریکی جارحیت کے خلاف احتجاجی اجتماعات

ملتان مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام امریکی جارحیت کے خلاف ملک بھر میں "یوم احتجاج" منایا گیا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر سید عطاء المحسن بخاری نے ۲۱/ اگست کو دار بنی ہاشم ملتان میں نماز جمعہ کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمارے حکمران ہوس زر اور بداعمالیوں میں مبتلا رہے تو پاکستان کے طالبان بھی لادین نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن اور ملا عمر غلبۂ اسلام کی جدوجہد کی علامت بن چکے ہیں۔ امریکی و یورپی مفادات کا تحفظ کرنے والے حکمرانوں اور سیاستدانوں کو ناکام و نامراد ہونا پڑے گا۔ سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ تحریک نفاذ شریعت مالاکنڈ پر پابندی اور گرفتاریاں حکومت کی طرف سے ریاستی تشدد اور فسطائیت کی انتہا ہے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے وہاڑی اور گڑھا موڑ، حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری اور مولانا محمد مغیرہ نے ربوہ، سید محمد کفیل بخاری نے چوک گھنٹہ گھر ملتان۔ عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا منظور احمد اور مولانا ارشاد احمد نے چیچہ وطنی۔ چودھری ثناء اللہ بھٹہ، چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، میاں محمد اویس اور قاری محمد یوسف احرار نے لاہور، پیر ابوذر غفاری نے اسلام آباد۔ ابو نعمان چیمہ نے ساہیوال۔ حافظ محمد اسماعیل نے ٹوبہ ٹیک سنگھ مولانا فیض الرحمن نے تلہ گنگ اور حافظ محمد صدیق نے کمالیہ میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انقلاب افغانستان نے اسلام کے عالمی غلبہ کی سمت کا تعین کر دیا ہے، اسلامی انقلاب کا بگل بج چکا ہے۔ پوری دنیا کے مظلوم مسلمان امریکی استعمار کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو نے یہ کہہ کر کہ "ہم نے کبھی طالبان کی حمایت نہیں کی" اپنا خبث باطن ظاہر کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کا یہ کہنا غلط ہے کہ "جہادی ذہنیت ملک کے

لئے خطرہ ہے" احرار رہنماؤں نے کہا کہ دراصل بے نظیر جیسے سیکولر لیڈر پاکستان کے لئے خطرہ ہیں انہوں نے کہا کہ منکرین جہاد (قادیانیوں) کے مکمل قلع قمع تک پاکستان میں امن نہیں ہو سکتا۔

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مولانا سید عطاء المحسن بخاری کا بصیرت افروز بیان

- افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملہ کھلی بدمعاشی اور بین الاقوامی غنڈہ گردی ہے
- طالبان نے دشمنانِ اسلام کے غرور و تکبر کے شیش محل کو شکستہ جوتوں تلے روند ڈالا
- طالبان کے واضح اور دو ٹوک لب و لہجہ سے یہود و نصاریٰ اور ایران موت کا خوف محسوس کرتے ہیں
- پاکستانی غیور عوام کے دل طالبان اور اسامہ کے ساتھ دھڑکتے ہیں
- وہ امت مسلمہ کی متاع اور مقہور و مظلوم مسلمانوں کی نمائندہ آواز ہیں

لاہور (احمد معاویہ) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری نے افغانستان اور سوڈان پر شرمناک امریکی جارحیت اور عالم اسلام کے عظیم مجاہد اسامہ بن لادن کے خلاف آپریشن پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ کھلی بدمعاشی اور عالمی غنڈہ گردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن امت مسلمہ کی متاع ہیں اور وہ دنیا بھر کے مجبور و مقہور اور مظلوم مسلمانوں کی نمائندہ آواز ہیں۔ ان کے خلاف امریکہ نے آپریشن کر کے عالمی دہشت گردی کا ارتکاب کیا ہے۔ امریکی کارروائی صرف ایک گروہ کے خلاف نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ پاکستانی غیور عوام کے دل طالبان اور اسامہ بن لادن کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان ایک صحیح اسلامی ریاست ہے جہاں طالبان نے بے پناہ قربانیاں دے کر شریعت کا نفاذ کیا ہے۔ طالبان کی لازوال و بے مثل جہدو مساعی کے نتیجہ میں اہلِ ایمان کو ایک ایسا خطہ اور پناہ گاہ میسر آگئی ہے جہاں وہ کما حقہ اپنی زندگی اسلام کے دیئے گئے آفاقی اصولوں کے مطابق گزار سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان نے امریکہ و روس اور ان کے کاسہ لیس بھارت و ایران کی دھمکیوں، سازشوں اور طالبان مخالف زہریلے پروپیگنڈے کو بالائے طاق رکھ کر ان کی قوت و طاقت اور غرور و تکبر کے شیش محل کو اپنے شکستہ جوتوں تلے روند ڈالا ہے۔ طالبان کی مسلسل فتوحات، فاریاب، جوزجان، مزار شریف، طالقان وغیرہ کی فتح نے سارے عالم کفر کو لرزہ براندام کر کے رکھ دیا ہے۔ امریکہ کی حالیہ کارروائی اسی بوکھلاہٹ اور خوف کا نتیجہ ہے۔ امریکی حملے نے مجاہدین کے مورال کو مزید بلند کر دیا ہے۔ اب پورے عالم اسلام کی ہمدردیاں مجاہدین افغانستان کے ساتھ ہو چکی ہیں۔ اور مسلمانوں کا بچہ بچہ جذبہ جہاد سے سرشار ہو چکا ہے۔ طالبان کے واضح اور دو ٹوک لب و لہجے سے یہود و نصاریٰ اپنے لئے موت کا خوف محسوس کر رہے ہیں۔ مولانا سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ ایران ہمارا ازلی دشمن اور

شیعہ کیمونٹی اسلام کی اپوزیشن ہے۔ افغانستان میں اس کی سازشیں اسلحہ سمیت پوری دنیا پر آشکار ہو چکی ہیں۔ ایران اپنا جرم چھپانے کے لئے پاکستان پر جھوٹے الزامات کی بوچھاڑ کر رہا ہے۔ کیونکہ افغانستان میں طالبان کی کامیابیوں میں اسے اپنے خودساختہ دھرم کی موت نظر آ رہی ہے۔ (ضربِ مومن کراچی)

○ افغانستان امریکہ کے لئے ناقابل تسخیر ہے

○ افغانستان میں خلافتِ اسلامیہ کا قیام جمہوریت کی موت ہے

○ امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن یہود و نصاریٰ کے لئے چیلنج ہیں

○ امریکہ افغانستان میں نافذ مکمل شرعی نظام سے خائف ہے

○ یہ محض سیاسی نہیں بلکہ دو نظاموں کی جنگ ہے (سید محمد کفیل بخاری)

(ملتان) افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملہ کے بعد پورا عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا۔ پاکستان کے عوام بھی امریکی جارحیت کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے اور افغانستان و سوڈان کے عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ ۲۱ اگست کو بعد نماز جمعہ چوک گھنٹہ گھر ملتان میں جمیعتہ علماء اسلام، مجلس احرار اسلام، سپاہ صحابہ اور دینی مدارس کے طالبان نے ایک بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان امریکہ کے لئے ناقابل تسخیر ہے۔ افغان عوام محض اللہ پر بھروسہ کر کے کفار و مشرکین کے خلاف مصروف جہاد ہیں فتح و کامرانی ان کا مقدر ہے اور پورا عالم اسلام ان کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن یہود و نصاریٰ کے لئے بہت بڑا چیلنج ہیں۔ اسامہ، مسلم امہ کے ہیرو بن کر ابھرے ہیں۔ امریکی حملہ انتہائی شرمناک اور بزدلانہ کارروائی ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ کا نام نہاد دعویدار امریکہ خود انسانیت کا قاتل اور بین الاقوامی دہشت گرد ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔

....

۲۷ اگست کو حرکت المجاہدین ملتان کے زیر اہتمام جامع مسجد رشیدیہ میں "اسامہ زندہ باد کانفرنس" منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں امیر احرار حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری نے بھی شرکت کی۔ سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ.........افغانستان میں مکمل شرعی نظام کا نفاذ پوری دنیا کے کفار و مشرکین کے لئے پریشانی کا سبب ہے۔ امریکہ اسرائیل اور ایران نہیں چاہتے کہ

افغانستان دنیا کے نقشہ پر ایک صحیح اسلامی ریاست کے طور پر ابھرے۔ کفریہ طاقتیں اپنے ناپاک عزائم میں ناکام ہوں گی اور طالبان کے قدموں کی چاپ اب یورپ میں بھی سنائی دے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دینی مدارس کے طالبان افغانستان کے طالبان کے شانہ بشانہ ہیں اور امارت اسلامی افغانستان مضبوط و مستحکم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں خلافتِ اسلامیہ کا احیاء جمہوریت کی موت ہے۔

○ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے انگریزی استعمار کے خلاف بھرپور جہاد کیا

شاہ جی۔ مجاہدین بالاکوٹ کی صدائے بازگشت تھے

○ ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن شاہ جی کے خوابوں کی تعبیر ہیں

دار بنی ھاشم ملتان میں یوم امیر شریعت کے جلسہ سے امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری، ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مرکزی ناظم نشر و اشاعت عبداللطیف خالد چیمہ اور سید کفیل بخاری کا خطاب

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تحریک آزادی کے عظیم رہنما تھے، انہوں نے اپنی شعلہ بار خطابت سے برصغیر کے عوام میں انگریز سامراج سے آزادی حاصل کرنے کا شعور بیدار کیا۔

ان خیالات کا اظہار ۲۸ اگست کو دار بنی ہاشم ملتان میں حضرت امیر شریعت کے پینتیسویں یوم وفات پر منعقدہ جلسہ سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ صرف ایک خطیب ہی نہیں بلکہ دین اسلام کے عظیم مبلغ، سیاسی رہنما اور مجاہد تھے۔ انہوں نے انگریز سامراج کے علاوہ اس کے خود کاشتہ پودے قادیانیت کی سرکوبی کے لئے بھی اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری گہرے سیاسی شعور کے مالک تھے۔ ان کی بعض پیشین گوئیاں آج حرف بحرف سچ ثابت ہو رہی ہیں۔

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید اور مجاھدین تحریک آزادی کی باقیات میں سے تھے۔ انہوں نے برصغیر کے لاکھوں عوام میں جہادی روح پھونکی اور ان کے دلوں میں انگریزی استعمار کے خلاف نفرت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے کہا کہ میری جماعت امیر شریعت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دنیا بھر کی مسلم جہادی تنظیموں کی اخلاقی، سیاسی اور عملی حمایت کرتی ہے۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ جس طرح

انگریزی استعمار کو جہاد کے ذریعے برصغیر سے نکالا گیا اسی طرح امریکی استعمار کو بھی ایشیاء سے نکال دیا جائے گا۔

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن شاہ جی کے خوابوں کی تعبیر ہیں۔ جلسہ کی صدارت مجلس احرار اسلام ملتان کے ناظم جناب شیخ بشیر احمد نور محلی نے کی۔ حافظ محمد اکمل نے تلاوت قرآن اور حافظ محمد اکرم نے نعت و نظم پیش کی جب کہ احمد معاویہ اسٹیج سیکرٹری تھے۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین نے پرجوش نعرے لگائے اور فضاء کو ہلا کر رکھ دیا "امریکی کتو! ایشیاء سے نکل جاؤ"

لاہور (احمد معاویہ)

○ افغانستان اور سوڈان پر امریکی جارحیت عالمِ اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہے

○ امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن مسلمانوں کے ہیرو ہیں

لاہور میں مجلس احرار اسلام کے احتجاجی مظاہرہ سے چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ
چودھری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر اور دیگر رہنماؤں کا خطاب

"اسامہ بن لادن...... عالم اسلام کے عظیم ہیرو، مسلمانوں کے بے مثال مجاہد، کفار و مشرکین کے لئے ایک خطرناک "دہشت گرد"...... ترھبون بہ عدو اللہ کا مظہر..... مسلمان جب ان کا نام سنتے ہیں انگ انگ خوشی و مسرت سے لبریز ہو جاتا ہے، جبکہ کفار ان کا نام سنتے ہی کانپ کانپ جاتے ہیں۔ امریکیوں کے اعصاب پر اسامہ بن لادن اور ان کے فدائین کا خوف سوار ہے کہ نجانے کب اسامہ کا کوئی فدائی موت کا پروانہ بن کر ان کے سامنے آجائے۔

یہ اس خوف اور دہشت کا نتیجہ ہے کہ امریکہ نے طے شدہ فیصلہ کے تحت ۲۰ اور ۲۱ اگست کی درمیانی رات افغانستان اور سوڈان پر کروز میزائلوں سے حملہ کر دیا۔ دونوں ممالک میں ہدف اسامہ بن لادن کے ٹھکانے تھے۔ امریکہ اسامہ بن لادن کا تو بال بھی بیکا نہیں کر سکا مگر اس حملہ میں بیسیوں مجاہدین شہید ہو گئے۔ زخمیوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ جب کہ املاک کا جو نقصان ہوا اس کی تفصیلات اب تک سامنے نہیں آسکیں۔

امریکہ کی یہ کارروائی انتہائی شرمناک اور بزدلانہ تھی۔ اگلے دن جمعہ تھا اور پورا عالم اسلام دیوانہ وار غم و غصے اور اضطراب و احتجاج کی حالت میں سڑکوں پر آرہا تھا۔ وہ افغانستان اور سوڈان، اسامہ بن لادن اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر کے ساتھ اظہار یکجہتی کر رہے تھے۔

مجلس احرار اسلام لاہور کی جانب سے ۲۲ اگست ہفتہ کے روز امریکہ کی اس عالمی دہشت گردی کے خلاف اور مجاہدین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے بعد نماز عصر مسجد شہداء مال روڈ پر مظاہرے کا اعلان تھا۔

احرار کارکن عصر کی نماز سے پہلے ہی مسجد شہداء پہنچ گئے تھے۔ نماز کے بعد بزرگ احرار رہنما جناب چودھری ثناء اللہ بھٹہ، چوھدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، جناب پروفیسر خالد شبیر احمد، مولانا محمد یوسف احرار اور جناب میاں محمد اویس کی قیادت میں مظاہرہ ہوا۔ احرار کارکنوں نے مختلف بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا۔ افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملہ عالم اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ بطل جلیل ملا محمد عمر اور مرد حر اسامہ بن لادن عالم اسلام کے عظیم ہیرو ہیں۔ دنیا کے تین بڑے شیطان۔ امریکہ، اسرائیل اور ایران، انسانیت کا قاتل، بل کلنٹن، تیری شان میری شان۔ طالبان طالبان، دل دل، جان جان۔ طالبان طالبان وغیرہ وغیرہ۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام لاہور کے صدر جناب ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ امریکہ یہ بات بھول جائے کہ وہ اس طرح کی بزدلانہ کارروائیوں سے مجاہدین کے راستے کو روک سکے گا۔ امریکہ کے ان حملوں نے مسلمانوں میں جہاد کی ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ اب مسلمانوں کے گھر گھر سے اسامہ جنم لیں گے۔ اسامہ بن لادن ہمارا ہیرو ہے اور ہم اپنے ہیرو کی مرتے دم تک حفاظت کریں گے۔

جناب چودھری ثناء اللہ بھٹہ نے کہا اب عمل کا وقت آ گیا ہے۔ تمام عالم اسلام کو امریکی و یورپی استعمار کے خلاف متحد ہونا چاہیئے، امریکہ کو ایسا مار بھگائیں کہ آئندہ کبھی کسی دوسرے ملک میں داخل ہونے کا سوچے بھی نہ۔ مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنے اس اقدام کی وجہ سے پوری دنیا میں ذلیل ورسوا ہو گیا ہے۔ اس نے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اب کوئی طاقت اسے روس کی طرح شکست وذلت سے نہیں بچا سکتی۔

مجلس احرار اسلام لاہور کے سیکرٹری نشرو اشاعت حافظ احمد معاویہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے بدکار و بدمعاش صدر بل کلنٹن کو بن لادن فوبیا ہو گیا ہے۔ وہ رات کو سوتے وقت بھی مارے ڈر کے اسامہ اسامہ بڑبڑاتا رہتا ہے۔ بڑبڑاہٹ میں اس نے افغانستان اور سوڈان میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ایسی بزدلانہ کارروائیوں سے غلبۂ اسلام کا راستہ نہیں روک سکتا۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ افغانستان اور سوڈان وہ اسلامی ممالک ہیں جہاں مکمل اسلامی نظام نافذ ہے۔ امریکہ کے یہ حملے دونوں ملکوں کو دھمکانے اور مجاہدین کو آئندہ جہاد سے باز رکھنے کے لئے ہیں۔ مگر امریکہ یہ بات جان لے کہ جہاد ہماری زندگی ہے ہم امریکہ کے غرور و تکبر کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ مملکت اسلامی افغانستان اور عالم اسلام کے عظیم جرنیلوں امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور شیخ اسامہ بن لادن کی مرتے دم تک حفاظت کریں گے۔

مظاہرے کے دوران وقفے وقفے سے زبردست نعرہ بازی ہوتی رہی۔ جناب پروفیسر خالد شبیر احمد کی مختصر تقریر کے بعد مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔

گڑھا موڑ (حافظ گوہر علی)

کلنٹن بین الاقوامی دہشت گرد اور اسلام کا کھلا دشمن ہے

(مرکزی ناظم اعلیٰ، مولانا محمد اسحٰق سلیمی)

۲۴ اگست کو بعد نماز ظہر مجلس احرار اسلام ضلع وہاڑی کے زیر اہتمام افغانستان و سوڈان پر امریکی حملے اور دہشت گردی کے خلاف مدرسۃ العلوم الاسلامیہ گڑھا موڑ سے ایک جلوس نکالا گیا۔ جس کی قیادت مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے کی۔ یہ ایک بڑا جلوس تھا جو امریکی دہشت گردی کے خلاف سراپا احتجاج تھا۔ شرکاء جلوس عظیم مجاہد اسامہ بن لادن اور افغانی و سوڈانی مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کر رہے تھے جلوس چوک اڈا گڑھا موڑ پر ایک بڑے جلسہ کی صورت اختیار کر گیا۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالنعیم نعمانی نے کہا کہ امریکہ نے امت مسلمہ کو للکار کر اپنی موت کا راستہ ہموار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی بدکار، اقبالی مجرم اور دہشت گرد بل کلنٹن اسلام کے مجاہدین کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ امت مسلمہ کا بچہ بچہ اس ظلم کے خلاف سراپا احتجاج ہے۔ کلنٹن اس ظلم کی سزا سے بچ نہیں سکے گا۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے شرکاء جلوس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان ابھی تک مخمصے میں ہے اور امریکی دہشت گردی کے خلاف قابل ذکر احتجاج نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات محل نظر ہے کہ امریکہ نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے افغانستان پر بزدلانہ حملہ کرتے وقت پاکستانی سرزمین کو استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران منافقت ترک کر کے واضح خارجہ پالیسی اختیار کریں۔ اور سوڈان اور افغانستان کے مجاہدین کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ حیرت ہے پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے بعد بھی ہمارے حکمران بزدلی اور منافقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پاکستان کو امریکہ کے جارحانہ اقدامات کے حوالے سے واضح اور دو ٹوک مؤقف اختیار کرنا چاہیے۔ جلوس کے شرکاء نے مختلف نعروں پر مشتمل کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر امریکہ مردہ باد۔ عیسائیت و یہودیت مردہ باد۔ کلنٹن بین الاقوامی دہشت گرد ہے۔ شرکاء جلوس سے مقامی رہنماؤں حاجی محمد اقبال اور مہر اللہ بخش سٹھیار نے بھی خطاب کیا اور امریکی حملہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنی طاقت کے گھمنڈ اور دہشت گردی سے اسلام کے مجاہدوں کو نہیں دبا سکتا۔ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ۲۵/ اگست کو وہاڑی شہر گول چوک میں بھی احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس سے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی اور مولانا عبدالنعیم نعمانی نے خطاب کیا۔ ان مظاہروں میں حرکت الانصار کے مجاہدوں اور نوجوانوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

محمد معاویہ رضوان ــــــــــ ناظم نشریات مجلس احرار اسلام چیچاوطنی

اُسامہ بن لادن مستقبل میں غلبۂ اسلام کی علامت ہیں

امریکہ کو اس کے لگائے ہوئے زخموں کا اب مکمل حساب چکانا ہوگا۔

حکمران طبقہ اپنے اقتدار کی امان چاہتا ہے تو اسے منافقانہ طرزِ عمل ترک کرنا ہوگا

امریکی جارحیت اور افغانستان اور سوڈان پر حملے کے خلاف مجلس احرار اسلام چیچاوطنی کے زیر اہتمام اسامہ لورز فورم اور کرش امریکہ فورم کے تعاون سے ۲۳/ اگست بروز اتوار بعد نماز عصر پریس کلب کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین پریس کلب کی بلڈنگ کے سامنے پہنچے تو مقامی صحافی حضرات پہلے سے وہاں موجود تھے اور چیچاوطنی پریس کلب کے صدر جناب محمد اسلم شیخ (ابن احرار رہنما شیخ محمد صادق مرحوم) کی قیادت میں صحافیوں نے خوش آمدید کہا۔ حافظ محمد شریف کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مظاہرے کی غرض وغایت بیان کی گئی اور فلک شگاف نعروں کی گونج میں جلوس اوکانوالہ روڈ کی طرف ممتاز عالم دین اور جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد ارشاد، عبدالطیف خالد چیمہ، شیخ عبدالغنی، صرافہ ایسوسی ایشن کے صدر حافظ محمد بلال، رائے نیاز محمد خان، انجمن شہریان کے صدر چودھری انوار الحق، الحمدرد فاؤنڈیشن کے صدر عبدالشکور اور نیامت علی، شرافت علی کی قیادت میں روانہ ہوا۔ جلوس کی پہلی رو میں احرار کارکنوں، تحریک طلباء اسلام کے نوجوان، دارالعلوم ختم نبوت، دارالعلوم مدنیہ بلاک نمبر ۱۸، دیگر مدارس اور تعلیمی اداروں کے طلباء نے احرار کے پرچم، بڑے بڑے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر یہ نعرے درج تھے۔ انقلاب افغانستان زندہ باد، میری آن تیری شان۔ طالبان طالبان، اسامہ جی۔ تیرا رب راکھا، کرش امریکہ، ہماری منزل۔ صرف اسلامی نظام، مظاہرین امریکہ کے خلاف اور اسامہ بن لادن اور ملا عمر کی حمایت میں پرجوش نعرہ بازی کرتے ہوئے مین بازار سے ہو کر شہداء ختم نبوت چوک پہنچے۔ اور مظاہرہ جلسہ عام کی شکل اختیار کر گیا۔ مظاہرین نے امریکی پرچم کو نذر آتش کیا۔ اور امریکی صدر کلنٹن کے پتلے کو جوتے مار مار کر آگ لگائی۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد ارشاد، عبداللطیف خالد چیمہ، جماعت اسلامی کے خان حق نواز خان، اور قاری محمد عبداللہ نے کہا کہ امریکہ کان کھول کر سن لے کہ اسے مسلم اُمہ کو لگائے ہوئے تمام زخموں کا اب مکمل حساب چکانا ہو گا۔ اسامہ بن لادن مستقبل میں غلبۂ اسلام کی علامت ہیں۔ روس جیسی سپر طاقت ٹوٹنے کے بعد اب امریکہ کی باری ہے۔ خالد چیمہ نے کہا کہ قادیانی اور اہل ربوہ پاکستان میں امریکی اور اسرائیلی ایجنٹ ہیں۔ ہم کفر اور اس کے ایجنٹوں کو بھگا کر ہی دم لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظام کا نفاذ ہمارا مقدر ہے۔ نواز شریف اپنی اور اپنے اقتدار کی امان چاہتے ہیں تو پھر دو ٹوک انداز میں

افغانستان پر تازہ امریکی حملے اور طالبان کے مسئلہ پر منافقت ترک کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ حجاز مقدس سے امریکی فوجوں کو نکالنا ہوگا اور پاکستان کو امریکی اثرات سے پاک کرنا ہمارا اولین مقصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ این جی اوز پر پابندی لگائی جائے۔

مولانا جمیل احمد، قاری محمد قاسم، مولانا منظور احمد، حافظ حبیب اللہ رشیدی، محمد فیاض، ابومعاویہ سراج الدین، ابو معاویہ محمد ابراھیم اور دیگر ساتھیوں نے مظاہرے کے دوران نظم و ضبط سنبھالے رکھا جلوس مولانا احمد ہاشمی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

محمد عمر فاروق (تلہ گنگ)

مجلس احرارِ اسلام دینی سیاست کی علمبردار جماعت ہے

- جمہوریت، کافرانہ نظام ہے جس نے انسانوں کو ظلم و ناانصافی کے سوا کچھ نہیں دیا
- جماعت صحابہ کرام کا ہر فرد راشد و عادل ہے
- دوالمیال میں مسلمانوں کی مسجد پر قادیانیوں کا قبضہ ناجائز اور غاصبانہ ہے

ابنِ امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کا چکوال دوالمیال، تلہ گنگ اور چکڑالہ میں تنظیمی و تبلیغی اجتماعات سے خطاب

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما ابنِ امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ ۲۴ جولائی کو مجلس احرار اسلام تیواں کی دعوت پر امین آباد چکوال تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ جناب چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ امیر مجلس احرارِ اسلام لاہور اور جناب شاہد بٹ بھی تھے۔ یوں تو حضرت پیر جی مدظلہ یہاں بارہا جلوہ افروز ہوئے، مگر اس دورے کی خصوصیت آپ کا مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام خطاب عام تھا۔ قاری عبدالقیوم صاحب حنفیہ مسجد امین آباد چکوال کے خطیب ہیں۔ وہی حضرت پیر جی کے میزبان تھے۔ حضرت پیر جی نے انہی کی مسجد میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مجلس احرار اسلام اپنے روزِ تاسیس سے دینی سیاست کی قائل ہے۔ وہ سیاست جو نبی کریم علیہ السلام نے تئیس سال تک جزیرۃ العرب پر کی۔ مروجہ سیاست افلاطون کی ایجاد ہے۔ جس نے وقت کے نبی کا کلمہ پڑھنے کی بجائے اپنے خود ساختہ جمہوری نظام کا ڈھنڈورہ پیٹا اور دین الٰہی کی مخالفت پر کمر بستہ رہا۔ لادین جمہوریت نے انسانیت کو بدامنی، بے سکونی، ناانصافی، لسانی اور صوبائی تعصبات، دین سے دوری اور اخلاقیات کے قتل کے سوا کچھ نہیں دیا۔ دین اسلام ہی وہ واحد الٰہی نظام ہے جس پر عمل پیرا ہو کر خلق خدا دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے

بہرہ ور ہوسکتی ہے اور اس سے روگردانی دونوں جہانوں میں بربادی وناکامی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

حضرت پیر جی مدظلہ نے جانثارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب کا خصوصی تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیدنا محمد کریم علیہ السلام اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے درمیان واحد واسطہ ہیں جن کے ذریعے ہم تک اسلام کی سدا بہار ٹھنڈی ہوائیں پہنچیں۔ صحابہ کرام نے نبی علیہ السلام کی ایک ایک اداء کو اپنے دل ودماغ میں سمویا اور انہیں کسی آمیزش کے بغیر ہم تک بحفاظت پہنچایا۔ اللہ کے تمام نبی اور رسول معصوم ہیں اور حجتہ اللہ فی الارض ہیں۔ جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محفوظ عن الخطاء ہیں۔ ان کا تقویٰ، اخلاص، رشدوہدایت، اور ایمان ہمارے لئے تاقیامت مینارۂ نور اور معیار حق وصداقت ہے۔ ان کی زندگی میں ان کے ایمان کے اکمل ہونے اور جنتی ہونے کی بشارت انہیں خود اللہ کے رسول نے دی جو ان کی لازوال اور بے مثال وفاؤں کا صلہ تھی جو انہوں نے نبی کریم علیہ السلام سے کی تھی۔ اللہ کے قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو عادل، راشد، صادق، مفلح اور امین، ایسے القاب بخشے، جنہیں کوئی چھین نہیں سکتا۔

حیرت ہوتی ہے کہ آج کے بعض نام نہاد مفکر، عالم اور خود ساختہ قائد جو اپنے جسموں کی پاکیزگی کی قسم نہیں کھاسکتے۔ صحابہ کو خطا کار، باغی، خاطی اور فاسق کہتے ہیں اور اپنی ناپاک زبان سے یہ گندگی اگلتے ہوئے اللہ کے عذاب الیم اور رسول کریم علیہ السلام کی ناراضی سے نہیں ڈرتے۔ میں اتنا حق تو رکھتا ہوں کہ جو صحابہ کو نعوذ باللہ خائن کہے میں اس کو غلط کہوں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ خود خائن، ظالم، باغی اور خاطی ہے۔ صحابہ کا دفاع کیجئے آخرت سنور جائے گی اور منکرین صحابہ سے قطع تعلق کیجئے نجات ہوجائیگی

حضرت پیر جی مدظلہ کے تفصیلی خطاب میں عوام کا جمّ غفیر اس طرح گوش بر آواز تھا کہ کوئی متنفس اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اس کامیاب اجتماع کے انعقاد کا سہرا مجلس احرار اسلام چکوال کے رہنماؤں جناب صوفی ابو معاویہ عبدالرحمن، جناب مولانا ابوزکریا اور بھائی تنویر اختر ایسے پُر خلوص اور انتھک مجاہدین احرار کے سر ہے۔ جنہوں نے بعض عاقبت نااندیش "شیاطین الانس" کی مخالفت کے باوجود بھرپور اجتماع کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر راولپنڈی سے جناب مولانا ابوذر غفاری اور رفیق غلام ربانی، تلہ گنگ سے شیخ فہیم اصغر اور محمد اشفاق جبکہ دوالمیال سے جناب سید سبط الحسن اور جناب مسعود الرسول کی قیادت میں قافلوں نے شرکت کی۔

دوالمیال میں حضرت پیر جی مدظلہ کا خطاب

دوالمیال ایک چھوٹا سا مگر سرسبز وشاداب اور پہاڑوں میں گھرا ہوا علاقہ ہے۔ چکوال سے پون گھنٹے کی مسافت پر ایک پُر فضا مقام "چوآسیدن شاہ" آتا ہے "چوآ" پوٹھوہاری میں پانی کے چشمہ کو کہتے ہیں۔ یہاں چشموں کی کثرت ہے اور سیدن شاہ نامی ایک بزرگ کا مزار بھی ہے۔ اسلئے یہ علاقہ چوآسیدن شاہ کے نام سے

منسوب ہے۔ چو آسیدن شاہ سے آگے ہندوؤں کا قدیمی متبرک قصبہ "کٹاس" آتا ہے جہاں سے ایک سڑک دوالمیال کو جاتی ہے۔ دوالمیال بھی ایک قدیم قصبہ ہے۔ جو چند ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں کی متمول اقلیتی آبادی قادیانی ہے۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم اوّل میں یہاں کے قادیانی وڈیروں نے انگریز کو فوجی بھرتی دی۔ جس کے نتیجے میں قادیانیوں کو انگریز کے دربار میں خصوصی رسوخ حاصل ہوا۔ مادی مفاد کے حصول کے لیے کئی دیگر خاندان ان کے نرغے میں آ کر قادیانی ہو گئے۔ جنرل اختر حسین ملک اور جنرل عبدالعلی ایسے قادیانی فوجی افسران کا تعلق بھی دوالمیال سے ہی تھا۔ اور آج بھی پاک فوج میں یہاں کے قادیانی اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں جو یہاں کی غریب آبادی پر اپنے ظلم و تشدد اور ان کے جائز حقوق پر بھی ڈاکہ زنی سے دریغ نہیں کرتے۔ قادیانیوں نے کچھ عرصہ پہلے دوالمیال کی ایک قدیم مسجد پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تو یہاں کے امن پسند مسلمانوں نے آئینی راستہ اختیار کرتے ہوئے عدالت میں قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ جو گزشتہ کئی سال سے جاری ہے۔ مسلمانوں کا موقف یہ ہے کہ یہ مسجد ۱۸۶۰ء سے بھی پہلے تعمیر ہوئی۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا۔ لہٰذا مسجد پر قادیانیوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ ابھی تک مسجد قادیانیوں کے قبضے میں ہے۔ انہوں نے مسجد میں مینارۃ المسیح کی طرز پر جدید مینار تعمیر کیا ہوا ہے اور وہاں ڈش انٹینا کے ذریعے اپنی تبلیغ بھی جاری رکھی ہوئی ہے۔ کیس عدالت میں ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے قادیانی وکیل مجیب الرحمن پیش ہوتا ہے (جسے مسلمانوں کی بدقسمتی سے لیگی حکومت نے حال ہی میں احتساب کمشن کا لیگل ایڈوائزر مقرر کر دیا ہے) جبکہ مسلمانوں کے وکیل مجاہد ختم نبوت جناب چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ ہیں۔ جنہیں ممتاز قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ قادیانیوں کی سرکوبی کے لئے ہمہ وقت کوشاں برصغیر پاک و ہند کی پہلی مسلمان جماعت مجلس احرارِ اسلام لاہور کے امیر بھی ہیں۔ وہ ہر پیشی پر لاہور سے طویل سفر کر کے چکوال تشریف لاتے ہیں۔ جناب ظفر اقبال عدالت میں اپنی بحث مکمل کر چکے ہیں جبکہ قادیانیوں کا وکیل ابھی تک ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے مقدمے کو طویل کرنے کی کوشش میں ہے۔ لیکن مسلمان ہر لحاظ سے مطمئن اور پُر یقین ہیں کہ جلد یا بدیر ان شاء اللہ العزیز فیصلہ ان کے حق میں ہو گا۔ اور وہ اس عزم صمیم کا بھی کھلے بندوں اعلان کرتے ہیں کہ اگر انہیں ان کا آئینی حق نہ دیا گیا تو وہ اپنے زور بازو سے اپنا حق حاصل کریں گے۔ دوالمیال کے غیور مسلمانوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے لئے ہمارا وہاں جانے کا عزم تھا کہ وہاں سے آئے ہوئے وفد نے باقاعدہ دعوت دے دی۔ چنانچہ ۲۵ جولائی کو ایک بجے کے قریب حضرت پیر جی مدظلہ کی قیادت میں جناب ظفر اقبال ایڈووکیٹ، جناب شاہد بٹ اور راقم السطور چکوال سے بذریعہ کار روانہ ہوئے۔ چو آسیدن پہنچے تو وہاں جناب سید سبط الحسن اور محترم مسعود الرسول ہاشمی کو منتظر پایا۔ سید سبط الحسن شاہ کے والد ماجد بھی حضرت پیر جی مدظلہ کی ملاقات کے لئے اپنے دواخانہ سے اٹھ کر آئے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے والد صاحب اور دادا شروع سے قادیانیت کے خلاف محاذ پر خدمات سر انجام دیتے رہے۔ دادا جی نے قادیانیت کے ردّ میں کتاب بھی

لکھی۔اور ان ہر دو حضرات کی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے بڑی عقیدت تھی۔ اس مختصر ملاقات کے بعد ہمارا قافلہ کٹاس سے ہوتا ہوا دوالمیال پہنچا۔ ''مسجد سیّد لال شاہ'' ہمارا پڑاؤ تھا جہاں ظہر کی نماز ادا کی جارہی تھی۔ جلدی سے جماعت کے ساتھ شریک ہوئے۔ نماز کے فوراً بعد وہاں جلسہ کا پروگرام بنادیا گیا اور لوگ جوق در جوق مسجد میں پہنچنے لگے۔ مجاہد ختم نبوت جناب مسعود الرسول ہاشمی نے بطور سٹیج سیکرٹری اپنے فرائض سنبھالے اور ڈلوال سے آئے ہوئے مہمان مولانا محمد ارشد معاویہ کو تلاوت قرآن مجید کی دعوت دی۔ جناب سید سبط الحسن نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ مختصر گفتگو کے لئے جناب ظفر اقبال ایڈووکیٹ سٹیج پر تشریف لائے تو فضاء ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنا یقیناً عظیم کام ہے۔ جو ہم سب کی نجات کا ضامن ہے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسجد پر غاصبانہ قبضہ کیا ہے اور اسے اپنے معبد میں تبدیل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ مسجد ہے اور مسجد ہی رہے گی۔ اور ان شاءاللہ مسلمانوں کو مل کر رہے گی۔ اس کیس کی پیروی میرے لئے باعث صد تکریم وسعادت اور ذریعۂ نجات ہے۔ جناب مسعود الرسول نے حضرت پیرجی مدظلہ کو دعوت سخن دینے سے پہلے کہا کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں مجلس احرار اسلام ہند نے قادیانیوں کے گڑھ ''قادیان'' میں فاتحانہ قدم رکھا۔ مسجد ومدرسہ ختم نبوت ایسے مضبوط دینی ادارے قائم کئے تو ۱۹۷۶ء میں پاکستان میں قادیان سے اٹھ کر ربوہ میں آباد ہونے والے قادیانیوں کے استیصال کے لئے مجلس احرار اسلام پاکستان نے فرزندان امیر شریعت کی ولولہ انگیز قیادت میں ربوہ میں مسلمانوں کی پہلی مسجد، مسجد احرار اور مدرسہ ختم نبوت کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس سے قادیان سے ربوہ تک قادیانی امت کو ہزیمت اٹھانی پڑی اور ختم نبوت کا علم بلند سے بلند تر ہوتا گیا۔ یہ کتنا عجیب اتفاق ہے کہ آج قادیانیوں کے تعاقب میں احرار جگردار حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی رہبری میں دوالمیال تک آپہنچے ہیں جو اس حقیقت کی نقاب کشائی کرتا ہے کہ قادیان اور ربوہ کی طرح دوالمیال بھی عنقریب قادیانیوں کی ذلت ورسوائی اور ان کی پامالی وشکست فاش کے لئے میدان عبرت ثابت ہوگا۔

اس کے ساتھ ہی حضرت پیرجی مدظلہ سٹیج پر تشریف لائے تو فلک بوس نعروں سے دوالمیال کی سرزمین تھرا اٹھی۔ حضرت پیرجی مدظلہ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ: ''میں اس وقت اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالی نے مجھے آج اس علاقہ میں تحفظ ختم نبوت کے عظیم کام میں حصہ ڈالنے کی توفیق اور سعادت بخشی۔ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ جس کا تحفظ ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔ ختم نبوت کا انکار مسیلمۃ الکذاب کا پیرو بناتا ہے جبکہ ختم نبوت کا اقرار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر چلاتا ہے اور دین ودنیا کی سرفرازیاں اور بلندیاں عطاء کرتا ہے۔ جناب محمد کریم علیہ السلام

خاتم الانبیاء ہیں اور ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا، چاہیے وہ ظلّی و بروزی یا تشریعی یا غیر تشریعی ہونے کا دعویدار بھی ہو، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں مرتد و زندیق اور قابل گردن زدنی ہے۔

حضرت پیر جی مدظلہ نے فرمایا کہ اس مختصر ملاقات میں چند باتیں عرض کرتا ہوں۔ پھر زندگی رہی تو تفصیلی گفتگو ہوگی۔ یاد رکھیے انبیاء علیہ السلام اس دھرتی پر اللہ کے خلفاء ہیں وہ سیرت وصورت، کردار و عمل، تقویٰ وطہارت، طاعت و بندگی اور معاملات دین و دنیا میں اپنے دور میں اللہ کے پسندیدہ اور برگزیدہ افراد تھے ان کی رسالت و نبوت کی گواہی اللہ نے دی اور خود اللہ ان کا رہنما و استاد ہوتا ہے۔ نبی سچا ہوتا ہے۔ نبی حکومت کا مطیع نہیں ہوتا۔ نبی دین اور دنیا میں حکومت وقت کا نہیں بلکہ صرف اللہ کے ہاں جوابدہ ہوتا ہے۔ وہ معصوم ہوتا ہے۔ کردار میں، جمال و کمال میں بے مثل ہوتا ہے۔ الغرض کوئی اس کے مقابل نہیں ہوتا۔

انگریزی حکومت کے خود کاشتہ نبی مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ کو نبی ماننا تو ایک طرف رہا، ہم کہتے ہیں کہ اس کے کردار پر گفتگو کرو کہ وہ بحیثیت انسان کس کردار کا مالک تھا۔ مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والو! کبھی تم نے سوچا ہے کہ جو شخص غیر محرم عورتوں سے میل جول رکھتا تھا۔انگریز کی اطاعت کو فرض عین قرار دیتا تھا۔ جسے گڑ اور پیشاب کے ڈھیلے کی تمیز نہ تھی۔ جو عقل اور شعور سے پیدل تھا۔ جو ایک آنکھ سے کانا اور زنا و شراب کا رسیا اور دلدادہ تھا۔ ایسی بے شمار عیوب کی مثال بد کو، کوئی شریف انسان ماننے پر آمادہ نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ وہ نبوت ایسے منصب عظیمہ کی گرد کو پہنچ سکے۔ نبوت تو وہ عظیم نعمت خداوندی ہے جو ان لوگوں کو عطاء کی گئی جو بشری عظمتوں کی بلندیوں پر فائز تھے۔ جن کی قدم قدم پر حفاظت خود اللہ نے کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک وقت میں مہدی اور پھر مسیحؑ موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ صرف اسی بات پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی میرے نواسے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔ ان کی والدہ کا نام آمنہ اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ قادیان کے متنبی غلام احمد کے والد کا نام غلام مرتضٰی اور والدہ گھسیٹی کے نام سے معروف تھی۔ پھر حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام چالیس برس تک حکومت کریں گے جبکہ مسیح موعود کے جھوٹے دعویدار کو تو قادیان ایسے چھوٹے سے قصبے میں بھی چند روزہ حکومت نہ مل سکی۔ پھر کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس نے بیت اللہ کا طواف نہ کیا ہو۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی ساری زندگی ہندوستان سے باہر نہ جا سکا۔ اور ملکہ وکٹوریہ اور انگریز حکومت کا طواف کرتا رہا''۔ دوالمیال کے مسلمانوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے حضرت پیر جی مدظلہ نے فرمایا کہ:

''آپ لوگ قابلِ صد تبریک ہیں کہ آپ اس فتنۂ ضالہ کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ہم آپ کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ آپ کی آواز پر میرے احرار رضاکار دوڑے آئیں گے۔ یاد رکھیں! مسلمانوں کی سب سے بڑی وراثت عقیدۂ ختمِ نبوت ہے۔ اس عقیدہ کو پوری ایمانی قوت سے پھیلایئے تاکہ آپ کی نسلیں

قادیانیت ایسے ہر فتنے سے محفوظ رہ سکیں۔"

عصر کی نماز کے بعد کھانا تناول کیا گیا۔ اور پھر آئندہ جلد آنے کے عزم کے ساتھ، احباب سے واپسی کی اجازت لی گئی۔ امین آباد چکوال مغرب کے قریب پہنچے۔ حضرت حافظ غلام حبیب نقشبندی رحمہ اللہ کی مسجد حنفیہ چکوال میں نمازِ مغرب اداء کی گئی۔ محترم ظفر اقبال اور جناب شاہد بٹ لاہور واپس روانہ ہوئے اور حضرت پیرجی مدظلہ تلہ گنگ تشریف لے گئے جہاں بعد نمازِ عشاء مدرسہ ابوبکر صدیق کے درجہ حفظ کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں جناب قاری عزیزالرحمن مدرس مدرسہ ہذا کی تلاوت کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ مولانا فیض الرحمن خطیب مسجد ابوبکر صدیق تلہ گنگ نے مدرسہ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ مدرسہ و مسجد قائد احرار، ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی محنت و خلوص کا ثمر ہے۔ تلہ گنگ کے احرار کارکنوں نے اس محنت کو چار چاند لگائے اور آج یہ ادارہ کامیابی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اس کے بعد حضرت پیرجی مدظلہ نے "مسلمانوں کا نصاب قرآن مجید ہے" کے عنوان پر تفصیلی خطاب فرمایا۔

۲۶/ اپریل کو حضرت پیرجی مدظلہ، چکڑالہ ضلع میانوالی تشریف لے گئے جہاں مقامی ناظم جماعت محمد خالد کے ظہور میڈیکل سٹور کا رکھی موڑ پر افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں احرار کے جاں باز مجاہد حضرت کپتان غلام محمد مرحوم کی قبر پر حاضری دی۔ پھر احرار کے مرکز مسجد سیدنا علی المرتضیٰ کا افتتاح فرمایا اور بعد نماز ظہر اصلاحِ معاشرہ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور رات تلہ گنگ واپس تشریف فرما ہوئے۔ یہاں ایک دن قیام کے بعد ربوہ تشریف لے گئے۔

ورق تمام ہوا اور سفر باقی ہے۔

سید محمد کفیل بخاری کی تنظیمی و تبلیغی مصروفیات

لاہور (نمائندہ نقیب) مدیر نقیب ختم نبوت سید محمد کفیل بخاری ماہ اگست میں جماعت کی تنظیم کے سلسلہ میں انتہائی مصروف رہے۔ ۷ تا ۱۲/ اگست لاہور دفتر میں قیام کیا اور مختلف احباب و کارکنان سے نجی ملاقاتوں کے علاوہ تنظیمی امور کے سلسلہ میں صلاح مشورہ کے بعد ہدایات دیں۔ ۱۳/ اگست کو گجرات روانہ ہو گئے۔ رات مدرسہ محمودیہ ناگڑیاں میں قیام کیا۔ ۱۴/ اگست کو ناگڑیاں میں ہی خطبہ جمعہ دیا۔ اور شام کو واپس لاہور آگئے۔

۱۶/ اگست کو عازم چکوال ہوئے۔ مجلس احرار اسلام کے صدر چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور جناب شاہد بٹ آپ کے ہمراہ تھے۔ چکوال میں جناب قاری عبدالقیوم صاحب کی تقریب نکاح تھی اور جناب سید کفیل بخاری نے خطبۂ نکاح ارشاد فرمایا۔ تلہ گنگ سے جناب محمد عمر فاروق بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں چکوال میں تنظیم سازی کے لئے مختلف احباب سے ملاقات کے بعد لاہور واپس آگئے اور ۱۹/ اگست کو لاہور سے ملتان پہنچے ۲۷/ اگست کو چک نمبر W.B ۵۶/ ضلع وہاڑی میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اس اجتماع میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی آپ کے ہمراہ تھے۔

مولانا محمدعاشق الہیٰ مہاجر مدنی

نئے مجتہدین کے لئے لمحہ فکریہ

آج کل نئے نئے مجتہدین پیدا ہو رہے ہیں۔ جھوٹ کو سوال کرو تو سچ مچ جواب دینے کو تیار رہتے ہیں گر کسی ماہر مفتی سے کوئی شخص سوال کرے تو وہ ابھی سوچ ہی رہا ہے کہ کیا جواب دوں، لیکن پاس کے بیٹھنے والے جلدی سے نمٹا دیتے ہیں۔ یہ بہت سخت معاملہ ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "تم میں جو شخص فتویٰ دینے میں زیادہ جری ہو گا ایسا شخص دوزخ میں جانے میں سب سے زیادہ جرات کرنے والا اور دلیر ہو گا۔" (سنن دارمی ص ۵۳، ج۔اول)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا یہ حال تھا کہ جب کوئی سوال کرتا تو جواب دینے سے ہر شخص بچنے کی کوشش کرتا تھا۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ میں نے اس مسجد میں انصار میں سے ایسے ایک سو بیس انصار کو پایا ہے کہ جب کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ کوئی اس کا دوسرا بھائی بتا دے۔ حضرت عامر شعبی نے کسی نے حضرات فقہاء کا طریقہ معلوم کیا تو فرمایا کہ ہم سے پہلے حضرات کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کے پاس سوال آتا تھا تو جو حضرات موجود ہوتے تھے وہ بتانے سے بچتے تھے یہاں تک کہ گھوم پھر کر سائل اسی شخص کے پاس واپس آجاتا تھا جس سے پہلے دریافت کیا تھا۔ (سنن دارمی ص ۴۹، ۵۰ جلد اول)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا انہوں نے جواب دے دیا لیکن چونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا تھا اس لئے فرمایا ان کان صوابا فمن اللہ وان کان خطا فمنی ومن الشیطان۔

اب صورت حال یہ بن گئی ہے کہ جس سے پوچھا بھی نہ جائے وہ آگے بڑھ بڑھ کر بتانے کو موجود ہے۔ اور جس کسی نے ایسے مدارس میں تھوڑی سی عربی پڑھ لی، جن میں فقیہ و تفقہ کا ذرا بھی اہتمام نہیں وہ دنیاوی حالات سے متاثر ہو کر فتوی دینے اور تحلیل محرمات کے لئے تیار ہے۔ جن کی داڑھیاں کٹی ہوئی ہیں، ٹخنوں سے نیچے پائجامے ہیں۔ قرآن شریف کا ایک صفحہ صحیح یاد نہیں۔ اور بخاری و مسلم کا کوئی ایک باب بھی نہیں پڑھا اور قران مجید سے اتنا بھی لگاؤ نہیں کہ ایک پارہ تلاوت کر لیتے ہوں۔ ان کا ذوق اجتہاد بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ اجتہاد نے انہیں اباحیت تک پہنچا دیا ہے اب مجتہدین کا کام یہ رہ گیا ہے کہ مسلمانوں کے لئے حرام چیزوں کو حلال کیا کریں۔

پہلے تو یہ تحلیل کا کام مصر کے لوگ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے تصویر کشی کو تو پہلے ہی جائز کر رکھا تھا

اب یہ دلیل لا کر کہ اہل عرب حدیث العہد بالایمان تھے اس لئے تصویر و تمثال سے منع کر دیا گیا تھا اب شرک میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہا لہذا تصویر بھی جائز اور تمثال بھی جائز اور مزید بات یہ ہے کہ داڑھی مونڈنے کو جائز تو کہتے ہی تھے۔ اب واجب کہنے لگے اور دلیل میں خالفوا الیہود کو پیش کرتے ہیں۔ بینک کا سود وہ لوگ حلال کر چکے ہیں، اور وہاں کے ایک مفتی نے تو غضب ہی کر دیا، جب قاہرہ کانفرنس ہوئی تو کہہ دیا کہ جو چاہو پاس کر لو میری گردن پر ہے۔ اور ایک مجتہد کو جو جوش میں آیا تو اس نے کہہ دیا کہ سب تجاویز جو یہود و نصاریٰ نے پیش کی ہیں۔ (اور سراسر غیر شرعی ہیں) یہ ہمارا دنیاوی معاملہ ہے، جس میں ہم آزاد ہیں۔ اور اس نے تابیر نخل کے واقعہ کو دلیل میں پیش کر دیا۔

دلیلوں کی کمی نہیں یارو

ایک ڈھونڈو پچاس ملتی ہیں

دور حاضر میں مجتہدین کا کام یہ رہ گیا ہے کہ ملوک و وزراء اور تاجروں و دنیا داروں کو جس بات کی ضرورت ہو اسے حلال کر دیا کریں۔ کسی کے حلال قرار دینے سے حرام کام حلال نہیں ہو جاتا۔ البتہ جن کے سامنے مجتہدین کی بیان بازی اور دلیل بازی آجاتی ہے۔ قرآن مجید میں تو ایاماً معدودات فرمایا گیا ہے اور ایام جمع قلت کے اوزان میں سے ہے لہذا تین سے لے کر نو تک روزے ہونے چاہیں (دیکھو کیسی دلیل لائے ہیں) موصوف نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ روزے ہمیشہ دسمبر میں ہونے چاہئیں۔ یہ رمضان کی قید مولویوں نے لگا رکھی ہے اور ایک منکر حدیث نے تو غضب ہی کر دیا۔ اس نے لکھ دیا کہ قرآن کی رو سے فرض نمازیں تین ہیں۔ یہ پانچ نمازیں مولویوں نے نکالی ہیں۔ (دیکھ لیا آپ نے، سلف کو چھوڑ کر اجتہاد کہاں پہنچا رہا ہے)

روس نے جو چند ریاستوں کو آزاد کیا ہے۔ ان میں سے ایک رئیس کا نام سلمانی ہے اس کے گھر میں روسی عورت ہے۔ جب کسی نے کہا کہ کسی ملحد عورت سے کسی مسلمان کا نکاح درست نہیں ہے تو ایک صاحب علم نے دلیل سمجھا دی اور کہا کہ حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی بیویاں کافرہ تھیں۔

جب ٹیلی ویژن چلا تھا تو علماء نے اس کی مخالفت کی تھی جو محققین اور خدا ترس اہل علم ہیں اب تک اس کے استعمال کو حرام ہی قرار دے رہے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو عوام سے دبنے اور عوام کے مطابق فتویٰ دینے کا مرض ہے ان میں سے بعض لوگوں نے کہہ دیا کہ یہ تصویر میں نہیں آتا آئینہ کی طرح سے ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا آئینہ میں نامحرم عورتوں کو اور ننگی عورتوں کو اور بے حیائی کی فلموں کو اور فواحش و منکرات کے ڈراموں کو دیکھنا جائز ہے۔ یہ تو کہہ دیا کہ یہ تصویر میں نہیں آتا اور عوم کے گھروں میں لانے اور لگوانے کا سبب بن گئے۔ اور ان فلموں اور ڈراموں اور ناچ رنگ کے عامل و افعال پر پابندی لگوانے کے

لئے کچھ نہیں کیا۔ نہ ہر جائز بات بتانے کی ہوتی ہے نہ ہر جائز کام کرنے کا ہوتا ہے، اب جو نئے مفتی آئے ہیں انہوں نے فرمادیا کہ ٹیلی ویژن آج کل ضروریات انسان میں داخل ہو چکا ہے گویا کہ اگر اس میں کوئی پہلو عدم جواز کا تھا بھی تو الضرورات تبیح المحذورات کے پیش نظر وہ بھی کالمعدم ہو گیا۔ کیا یہ بھی کوئی شرعی دلیل ہے کہ انسان معصیت کا اس حد تک خوگر بن جائے کہ اسے چھوڑے تو اضطراری کیفیت پیدا ہو جائے۔ اور پھر اس معصیت کو حلال کر لے۔ ٹی وی کو کسی نے آئینہ بنا دیا اور کسی نے ضرورت میں داخل کر دیا اور اس بے شرمی پر کوئی نکیر نہیں کہ ماں باپ بہن بھائی، سب ساتھ بیٹھ کر بے حیائی سے بھری ہوئی فلمیں دیکھتے ہیں۔ فتویٰ دینے کے لئے بڑی ہوش گوش اور مخاطبین کا مزاج دیکھنے اور جاننے کی ضرورت ہے۔ کھلاڑی جو کھیل کھیلتے ہیں ان میں سے بعض کھیلوں کا یونیفارم آیا ہے جس میں گھٹنے اور آدھی رانیں کھلی رہتی ہیں۔ نئے مفتیوں کے سامنے یہ بات آئی تو اس کو بھی جائز کر لیا۔ یہ لوگ دلیلیں بھی نئی نئی لار ہے ہیں۔ تاویلات کا باب کھلا ہوا ہے، بخاری اور شامی کا ایک صفحہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ مگر کٹ حجتی کے لئے تیار ہیں۔ حضرات اکابر نے جو یہ فرمایا تھا کہ مطلق مجتہد ہونے کا سلسلہ ختم ہے اور یہ کہ تلفیق بین المذاہب ناجائز ہے، آخر اس کی کچھ وجہ ہی تھی۔ بات یہ ہے کہ وہ لوگ اسی قسم کے مجتہدین نکلے ہیں اول تو ان کا مبلغ علم کیا ہے۔ دوسرے اس اجتہاد کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کبھی بینک کا سود حلال کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کا نام نفع رکھ لو، کبھی بیمہ کو حلال کر رہے ہیں۔

یہ منہیات اور محرمات کو حلال کرنے والے جو دلائل پیش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل الدین یسر بھی ہے اور بعض لوگ ما جعل اللہ علیکم فی الدین من حرج پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ دین کے آسان ہونے اور دین میں تنگی نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی عمل کے کرنے میں کچھ بھی تکلیف نہ ہو اور ساری چیزیں حلال ہوں اور جو جی چاہے کر لیا کرے اگر ایسا ---- ہوتا تو نہ فجر کی نماز فرض ہوتی جس میں اٹھنا دشوار ہوتا ہے۔ نہ عصر کی نماز فرض ہوتی جو کاروبار کا وقت ہوتا ہے اور نہ حرام وحلال کی تفصیلات ہوتیں بلکہ احکام ہی نازل نہ کئے جاتے۔ آسان ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کوئی اس پر عمل کرنا چاہے تو وہ کر سکتا ہے۔ جسے لایکلف اللہ نفسا الاوسعہا میں بیان فرمایا ہے۔

آج کل ایسے مجتہدین نکل آئے ہیں جو سود، قمار، حرام گوشت کھانے اور صریح گناہوں کے ارتکاب کو جائز کہہ رہے ہیں اور دلیل یہ ----- دیتے ہیں کہ دین آسان ہے۔ اس میں تنگی نہیں ہے۔ یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

عوام کو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ مجتہدین ان کے ہمدرد نہیں ہیں ان کی آخرت تباہ کرنے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ

مسافرانِ آخرت

* کراچی سے ہمارے کرم فرما محترم سید محمد طلحہ گیلانی صاحب کے ماموں جناب غلام احمد صاحب طویل علالت کے بعد گزشتہ ماہ لاہور میں انتقال کر گئے۔ مرحوم، حضرت امیر شریعت کے ارادت مندوں سے تھے۔
* مجلس احرارِ اسلام ملتان کے مخلص کارکن محترم شیخ فضل الرحمن کی والدہ ماجدہ ۱۹ اگست کو اچانک انتقال کر گئیں۔
* ملتان سے ہمارے کرم فرما محترم مسعود اختر صاحب (سلیمی دواخانہ) کے بہنوئی ابرار احمد صاحب گزشتہ دنوں لندن میں انتقال کر گئے۔
* مجلس احرارِ اسلام گجرات کے ناظم محمد اسلم چیمہ کے والد ماجد ۲۹/اگست کو انتقال کر گئے۔
* مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی کی نواسی ۲۹/اگست کو انتقال کر گئی۔
* مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مخلص کارکن محترم غلام حسین صاحب کے بڑے بھائی گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

جناب قمر الحق قمر کو صدمہ:۔

جامعہ خیرالمدارس کے سابق نائب مہتمم حضرت مولانا عبدالحق جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی بیوہ، جناب قمر الحق قمر (نیوز ایڈیٹر) روزنامہ خبریں ملتان، مولانا نجم الحق (ناظم خیرالمدارس) کی والدہ ماجدہ اور قاری محمد حنیف جالندھری (مہتمم جامعہ خیرالمدارس) کی چچی صاحبہ ۲۵/اگست ۱۹۹۸ء کو ملتان میں انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ انتہائی صالحہ اور عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ ان کی نمازِ جنازہ جامعہ خیرالمدارس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتھم نے پڑھائی۔ مرحومہ کو جامعہ سے ملحقہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کے ذاتی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری اور اراکین ادارہ نقیب ختم نبوت نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

* مجلس احرارِ اسلام ملتان کے ناظم جناب شیخ بشیر احمد نور محلی کی والدہ ماجدہ گزشتہ سال ۳۱/اگست ۱۹۹۷ء کو انتقال کر گئی تھیں۔

دعاء مغفرت:

قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین کے لئے دعاء مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطاء فرمائے، ان کی خطاؤں کو معاف فرمائے اور عفو و مغفرت کا خاص معاملہ فرمائے (آمین)

از مولانا عبدالحق صاحب چوہان　　　　ناقل ابو معاویہ رحمانی چوہان۔

"اسلام کا تصور ریاست"

مجلس احرار اسلام کے سابق امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالحق چوہان رحمۃ اللہ علیہ ایک متبحر عالم دین اور محقق تھے۔ تاریخ و سیرت پر ان کی گہری نظر تھی۔ ان کے علمی و تحقیقی مضامین و مقالات ایک عرصہ تک نقیب میں شائع ہوتے رہے۔ ۲۰ ذوالحج ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۸، اپریل ۱۹۹۷ء کو ان کا انتقال ہوا مولانا ابو معاویہ رحمانی ان کے خاص شاگرد ہیں انہیں مولانا کے مسودات کی دیکھ بھال کے دوران چند غیر مطبوعہ تحریریں ملی ہیں۔ ذیل کی تحریر جناب ابو معاویہ رحمانی نے نقل کر کے قارئین نقیب کے لئے ارسال کی ہے۔ چونکہ یہ مسودات ابھی زیر تکمیل تھے اس لئے بعض جگہ ربط قائم نہیں تھا۔ جسے جناب رحمانی نے مربوط کر دیا ہے۔
ذیل کی تحریر جناب رحمانی کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی نذر کی جارہی ہے۔ (مدیر)

خداوند قدوس نے بنی نوع انسان کو ایک ایسی ممتاز اور منفرد خصوصی فطرت سے نوازا ہے کہ وہ اس حیات مستعار کے ہر لمحہ میں تعاون باہمی اور اشتراک عمل کا محتاج ہے۔ انسان کی اس تمدنی زندگی میں ہر فرد اور جماعت کے لئے ایک دوسرے پر باہمی اشتراک کے باعث کچھ خصوصی حقوق ذمہ ہوتے ہیں جن کے تحفظ اور صیانت کے لئے انسان فطری طور پر ایک ایسے ضابطہ حیات اور قانون اجتماعی کا محتاج ہے جس کی آئینی دفعات انسان کے انفرادی اور اجتماعی حقوق کی متکفل ہوں اور باہمی تعدی اور تجاوز کا انسداد کرے۔
من عناية الله سبحانه بالانسان. ان خلق الانسان مدنى الطبع لايتم ارتفاقه الا بصحبة بنى نوعه. واجتماعهم وتعاونهم (البدور البازغه ص۸۴)
خداوند قدوس کی عنایات میں سے انسان پر ایک عنایت یہ ہے کہ انسان کو اس طرح کا مدنی الطبع پیدا کیا ہے کہ اس کی زندگی کے منافع اپنے ہم نوع افراد کی صحبت ان کے اجتماع اور باہمی تعاون کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے۔ انسان اپنی اس اجتماعی زندگی کے تحفظ اور باہمی تعاون کو مستحکم کرنے کے لئے فطری طور پر نظام حکومت کا محتاج ہے۔ اسلامی نظام حکومت ہی ایک ایسا نظام ہے جو کہ انسان کی تمدنی معاشرتی اور اخلاقی تمام ضروریات کا متکفل ہے اور یہی وہ نظام ہے جو کہ انسان کی اس فطری ضرورت کے تمام مقتضیات کو محیط ہے۔ نظام اسلامی اپنے خصوصی اور ممتاز اوصاف کے اعتبار سے انسان کے تمام اختراع کردہ نظامہائے حیات سے منفرد ہے۔ اسلامی نظام کو جن خصوصی اوصاف کے باعث برتری حاصل ہے ہے ان میں اسلامی ریاست کے قیام کی غرض و غایت۔ اسلامی ریاست کے تصور اقتدار، مجلس شوریٰ، کفالت عامہ اور قانونی مساوات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔
انسان کی اس فطری ضرورت کے پیش نظر خداوند قدوس نے اسلامی نظام حکومت کے احکام نازل

فرمائے اختصاراً اسلامی نظام حکومت کے خصوصی اوصاف ذکر کئے جاتے ہیں۔

اسلامی نظام حکومت کی غرض غایت:۔

اسلامی ریاست کا مرکزی تصور اور اس کے قیام کا محور حصول تنعم و تعیش نہیں بلکہ اشاعت دین، اعلاء کلمۃ اللہ اور نظام عدل کا قیام ہے۔ اس لئے علماء سیاست نے اسلامی ریاست کی تعریف ان الفاظ سے بیان کی ہے۔

الخلافة هی الرياسة العامة فی التصدی لاقامة الدين باحياء العلوم الدينية واقامة اركان الاسلام والقيام بالجهاد ومايتعلق به من ترتيب الجيوش والغرض للمقاتلة واعطائهم من الفئی والقيام بالقضاء وقامة الحدود ودفع المظالم والامر بالمعروف والنهی عن المنكر نيابة عن النبی صلی الله عليه وسلم (ازالة الخفاء ص۲ ج۱)

ترجمہ:۔ خلافت ایک ایسی ریاست عامہ ہے جس سے مقصود احیاء علوم دینیہ کے ساتھ اقامت دین ہے اور ارکان اسلام کا قائم کرنا اور جہاد کا قیام اور جہاد کے متعلق جو امور ہوں جیسے لشکروں کی ترتیب۔ مجاہدین کی تنخواہوں کا تقرر اور مال فئی میں سے ان کو حصہ دینا۔ قاضیوں کا تعین اور اقامت حدود اور مظالم کا انسداد، نیکی کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا خلیفہ وقت امور خلافت کو اس اعتبار سے سرانجام دے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نائب ہے۔

اسلامی نظام حکومت اپنے جن اوصاف اور خصوصیات کے باعث دوسرے نظاموں سے ممتاز اور منفرد ہے اگرچہ وہ متعدد اور بے شمار ہیں لیکن ان میں سے سب سے جو اہم امر ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی ریاست ایک نیابتی اور خلافتی حکومت ہے جس میں اقتدار اور اختیار اعلیٰ کا سرچشمہ تمام تر خداوند قدوس کی ذات والاصفات ہے۔ اسلامی ریاست کا قانون خدا کا قانون ہے اس میں حکومت خدا کی حکومت ہے۔

اعلم انه لا حاكم سوی الله تعالیٰ ولاحكم الاماحكم به (كتاب الاحكام فی اصول الاحكام از علامه آمدی المتوفی (۶۳۱ھ ص۱۱۳ ج۱)

جاننا چاہیے کہ حکم دینے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں اور حکم وہی ہے جس کا اللہ نے حکم فرمایا ہے۔

اسلامی ریاست کی اس تعریف کے بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی نظام عدل کے اہم فریضہ کی انجام دہی کی ذمہ داری کے اعتبار سے اس میں ہر شخص ایک طرح سے خود حاکم ہے اور خود ہی محکوم ہے کیونکہ اسلامی سلطنت نہ تو خلیفۂ وقت کی ملکیت ہے اور نہ ہی اس کے خاندان کی بلکہ ملکیت تو صرف خدا کی ہے لیکن نیابت سارے مسلمانوں کا یکساں حق ہے۔

الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته والرجل راع علی اهل بيته وهول مسئول عن عنهم والمرأة داعيته علی بيت بعلها وولده وهی مسئولة عنهم العبد راع علی مال سيده وهو مسئول عنه الافكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته.

ترجمہ:۔ ہاں تم سب نگران ہو اور تم سب سے اپنے زیر نگرانی اشخاص ورعایا کی باز پرس کی جائے گی۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کے گھر والوں کی پرسش کی جائے گی اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور بال بچوں کی نگران ہے اس سے ان کے متعلق سوال ہوگا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا ہاں ہوشیار رہو تم سب نگران ہو اور تم سے اس کے زیر نگران کے بابت باز پرس کی جائے گی۔ الامام الذی علی الناس راع ھو مسئول عن رعیتہ

وہ امام جو لوگوں پر مقرر ہے وہ نگران کار ہے اس سے اس کے زیر نگرانی اشخاص کے متعلق باز پرس ہوگی۔

اور ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے حیطۂ اختیار میں تحفظ امانت اور نظام عدل کے قیام کی جدوجہد اور سعی مسلسل میں مصروف رہے۔ اور خلیفۂ وقت کی تمام تر مساعی کا مرکزی محور صرف اور صرف اقامت دین اور نظام عدل کا قیام ہے۔ اسلام کے اساسی دستور کی طرف خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ان الفاظ کے ساتھ اشارہ فرمایا ہے۔

ایھاالناس قد ولیت علیکم ولست بخیرکم فان احسنت فاعینونی وان اسأت فقو مونی الصدق امانۃ والکذب خیانۃ والضعیف فیکم قوی عندی حتی آخذلہ حقہ، والقوی ضعیف عندی حتی آخذمنہ الحق اطیعونی فی ما اضعت اللّٰہ ورسولہ فاذا عصیت اللّٰہ ورسولہ فلاطاعۃ لی.

ترجمہ:۔ اے لوگو میں تمہارا ولی مقرر کیا گیا ہوں میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر میں بھلائی کروں تو تم میری مدد کرو اور اگر میں برائی کروں تو مجھے سیدھا کرو۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔ تم میں سے جو ضعیف ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے یہاں تک کہ میں اس کا حق دلوا دوں اور قوی ضعیف ہے یہاں تک کہ اس سے غریب کا حق لے لوں۔ میری اطاعت کرو اس وقت تک جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا رہوں اگر میں اللہ و [illegible] سول کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت تم پر لازم نہیں یہی وجہ ہے کہ اسلامی ریاست کے مناصب وعہدہ جات طلب زر اور حصول تعیش و تنعم کے لئے بلکہ محض اشاعت دین کے لئے بطور امانت کے باصلاحیت، متدین اور احساس ذمہ داری کے جذبہ رکھنے والے افراد امت کو تفویض کئے جاتے ہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اللھم انی اشھدک علی امراء الامصار فانی بعثتھم لیعلمون الناس دینھم و سنۃ نبیھم ویقسمون فیئھم ویعدلون (ازالۃ الخفاء ص۶۳ ج۲)

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں شہروں کے عمال پر تجھے گواہ بناتا ہوں میں ان کو صرف اس لئے مقرر کرکے بھیجتا ہوں تاکہ لوگوں کو ان کا دین اور ان کے پیغمبر کی سنت سکھلائیں اور ان کے اندر مال فئ تقسیم اور ان کے درمیان نظام عدل قائم کریں۔

اور ایک دوسرے خطبہ میں خود عمال ہی کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

الاوانی لم ابعثکم امراء ولاجبارین ولکن بعثتکم أئمة الهدی یهتدی بکم فأدّدوا علی المسلمین حقوقهم ولا تضربواهم فتذلوهم ولاتحمدوهم فتفتنوهم ولا تغلقو الابواب دونهم فیأ کل قویهم ضعیفهم ولا تستأثروا علیهم فتظلمواهم.

ترجمہ:۔ خوب سمجھ لو! کہ میں نے تم کو حکمران اور سخت گیر بنا کر نہیں بھیجا بلکہ تمہیں بطور آئمہ ہدایت کے مقرر کیا ہے تا کہ لوگ تمہارے ذریعے ہدایت حاصل کریں پس مسلمانوں کے حقوق ادا کرو ان کو زدو کوب نہ کرو کہ وہ ذلیل ہو جائیں ان کی تعریفیں نہ کرو کہ وہ (غلط فہمی میں پڑ کر تکبر کے) فتنہ میں مبتلا ہو جائیں ان کے سامنے اپنے دروازے بند نہ کرو کہ طاقتور کمزور کو کھا جائیں ان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو ترجیح نہ دو کہ اس طرح ان پر ظلم نہ کرنے لگو۔

شوریٰ:۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کے خصوصی اوصاف میں سے ایک وصف یہ بیان کی گئی ہے۔

وامرهم شوریٰ بینهم اور ان کا نظام باہمی مشورے پر مبنی ہو گا۔

اسلامی ریاست میں مجلس شوریٰ کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہے اسلام کے اندر مجلس شوریٰ کے دائرہ کار کو بھی متعین کیا گیا ہے مجلس شوریٰ میں وہ نئے پیدا ہونے والے حوادث و واقعات زیر بحث آئیں گے۔ جن کے متعلق قرآن، حدیث اور تعامل صحابہ میں کوئی واضح اور غیر مبہم حکم موجود نہ ہو اصحاب شوریٰ ایسے حوادث کے متعلق قرآن، حدیث اور تعامل صحابہ کی روشنی میں شرعی اجتہاد کے ذریعے احکام کا تتبع و تفحص کریں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مجلس شوریٰ کے ارکان قرآن وحدیث کے عالم اصابت رائے۔ تدین اور فقیہانہ بصیرت کے حامل ہوں اصحاب شوریٰ کے اوصاف کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد واضح ہے۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الامر بحدث لیس فی کتاب ولاسنة فقال ینظرفیه العابدون من المؤمنین. (سنن دارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فی کتاب ص۲۸)

تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس کا ذکر نہ تو کہیں قرآن میں ہو اور نہ سنت میں تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا کہ اس معاملہ پر مسلمانوں کے صالح لوگ غور کر کے فیصلہ کریں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے یہ مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس طرح منقول ہے

عن علی قال قلت یا رسول الله ان عرض لی امرلم ینزل قضاء فی امره ولاسنة کیف تأ مرنی قال تجعلونه شوری بین اهل الفقه والعابدین من المؤمنین ولاتقض فیه برأیک خاصة (رواه الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میرے سامنے کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس کا ذکر قرآن مجید میں نازل نہ ہو اور نہ ہی اس کا ذکر سنت میں ہو تو اس معاملہ میں آپ مجھے کیا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس کو قانون اسلامی میں بصیرت رکھنے والوں اور عبادت گزار صالحین کے مشورہ سے طے کرو اور اس میں تنہا اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

کتب سیرت وحدیث میں خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق مذکور ہے کہ وہ امور کہ جن کے متعلق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی واضح ہدایت موجود نہ ہوتی تو آپ جلیل القدر صحابہ کے مشورہ سے ان امور کا فیصلہ کرتے تھے۔

حدثنا میمون بن مهران فقال کان ابوبکر اذا اذودعلیه الخصم نظرفی کتاب اللّٰه فأذا وجدفیه مایقضی بینهم قضی به وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی ذالک الامرسنته قضی به فان اعباه خرج فسئل المسلین وقال اتانی کذاوکذا فهل علمتم ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قضی فی ذالک بقضاء فربما اجتمع الیه النفر کلهم یذکر من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فیه قضا فیقول ابوبکر الحمدللّٰه الذی جعل فینا من یحفظ علی نبینا فان اعیاه ان یجدفیه سنة من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم جمع روس الناس وخیارهم فاستشارهم فأذا اجتمع رأیهم علی امرقضی به (سنن دارمی)

ترجمہ:۔ ہم سے میمون بن مہران نے روایت بیان کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جس وقت کوئی فریق معاملہ، کوئی مقدمہ لاتے تو آپ پہلے اس پر کتاب اللہ کی روشنی میں غور کرتے اگر اس میں ان کو کوئی ایسی چیز مل جاتی جس سے ان کے معاملہ کا فیصلہ ہو سکتا تو اس کے مطابق وہ فیصلہ کر دیتے اور اگر کتاب اللہ میں ان کو اس فیصلہ کے لئے کوئی چیز نہ ملتی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی چیز مل جاتی تو پھر اس کے مطابق فیصلہ کرتے۔ لیکن اگر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی کوئی چیز نہ پاتے اور تلاش کر کے تھک جاتے تو پھر نکل کر مسلمانوں سے دریافت کرتے کہ میرے سامنے اس طرح کا معاملہ آیا ہے کیا کسی شخص کے علم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فیصلہ ہے جو اس قسم کے معاملہ سے متعلق ہو؟

بسا اوقات ایسا ہوتا کہ آپ کے پاس متعدد ایسے اشخاص جمع ہو جاتے جو اس قسم کے معاملہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فیصلہ بیان کرتے اگر ایسا ہوتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے کہ امت کے اندر ایسے لوگ موجود ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر اس کے بعد بھی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنت نہ ملتی تو پھر قوم کے سربرآوردہ اور پسندیدہ افراد کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے اور جب وہ کسی بات پر اتفاق کر لیتے تو اس

کے مطابق وہ اس معاملہ کا فیصلہ کردیتے۔ اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق کتب سیرت میں ہے کہ
كان من سيرة عمر رضى الله عنه انه كان يشاور الصحابة ويناظرهم حتى تنكشف الغمة و نأتيه الثلج فصار غالب قضاياه وفتاواه متبعة فى مشارق الارض ومغاربها (حجة الله البالغه ص۱۳۲ ج۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریق کار یہ تھا کہ وہ معاملات میں صحابہ سے مشورہ کرتے اور ان سے بحث کرتے یہاں تک کہ الجھن دور ہو جاتی اور دل پوری طرح مطمئن ہو جاتا یہ اس کا اثر ہے کہ ان کے فتوے اور فیصلے تمام مشرق اور مغرب میں معمول بہ بنے۔ کتب تاریخ و سیرت میں متعین طور پر اصحاب شوریٰ میں جن حضرات کے اسماء گرامی مذکور ہیں وہ یہ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

کفالت عامہ:۔

اسلامی ریاست کا مدار چونکہ اس امر واقعی پر ہے کہ اقتدار کا سرچشمہ خداوند قدوس کی ذات ولاصفات ہے اس لئے انسان دنیا میں خدا کا نائب اور خلیفہ ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ نیابت اور خلافت کا منصب جلیل اولاً اور بالاصالہ انبیاء علیہم السلام کے لئے ثابت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین کے لئے آپ کے توسط سے حاصل ہے۔

قاضی بیضاوی آیت انی جاعل فی الارض خلیفۃ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں والمرادبه آدم عليه السلام لانه كان خليفة الله تعالىٰ فى ارضه وكذالک كل نبى استخلفهم فى عمارة الارض وسياسة الناس وتكميل نفوسهم و تنفيذ امرفيهم.

ترجمہ:۔ اور اس سے مراد آدم علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ اس کی زمین میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خلیفہ بنایا زمین کی آبادی اور لوگوں کی نگرانی اور نفوس کی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرنے میں۔

اس لئے اسلامی ریاست میں خلیفہ وقت کا فرض ہے کہ وہ اس دنیا میں رب العالمین کی ربوبیت کا مظہر بن کر ایک ایسا صالح نظام قائم کرے جو ایک طرف روحانی اور اخلاقی برتری کا ضامن ہو تو دوسری طرف سیاسی تمدنی اور معاشی ترقی و کمال کا بھی متکفل و حاصل ہو۔ انہی وجوہ کی بناء پر اسلامی ریاست جہاں عوام کے اخلاق کو درست کرنے کا انتظام کرتی ہے وہاں اس بات کا بھی انتظام کرتی ہے کہ اسلامی ریاست کے اندر رہنے والا کوئی فرد بھی زندگی کی بنیادی ضرورت سے محروم نہ ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

السلطان ولی من لاولی له ترجمہ:۔ حکومت ہر شخص کی دست گیر و مددگار ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس کفالت عامہ کا بہت اچھا انتظام فرمایا اور برسرِ منبر اعلان فرمایا کہ انی قد فرضت لکل نفس مسلمة فی شهر مدی حنطة فطی خل
ترجمہ:۔ میں نے ہر مسلمان فرد کے لئے فی ماہ دو مد گندم اور دو قط سرکہ کے مقرر کئے ہیں۔
اگر بیت المال میں اتنی وسعت و گنجائش نہ ہو تو پھر یہ شہر کے اغنیا پر لازم ہے کہ اس شہر کے فقراء کی کفالت کریں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ
ان اللّٰه تعالی فرض علی الاغنیاء فی اموالهم یقدر مایکفی فقراء هم فأن جاعوا اوعروا وجهدوا فیمنع الاغنیاء حق علی اللّٰه تعالیٰ یحاسبهم یوم القیامة ویعد بهم علیه (المحلی ص۱۵۸)
اللہ تعالیٰ نے اہل دولت کے اموال پر ان کے غریب بھائیوں کی معاشی حاجت کو بدرجہ کفالت پورا کرنا فرض کر دیا ہے۔ پس اگر وہ بھوکے ننگے یا معاشی مصائب میں مبتلا ہوں محض اس بناء پر کہ اہل ثروت اپنا حق ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن اس کی باز پرس کرے گا اور اس کوتاہی پر ان کو عذاب دے گا۔

مساوات:۔

اسلامی ریاست میں نظام عدل اور قانون کی بالادستی کے لحاظ سے ہر شخص برابر ہے حکومت الٰہیہ میں شرافت اور بزرگی کا معیار کسی خاص قبیلہ اور گروہ سے مختص نہیں بلکہ تقویٰ اور پرہیزگاری شرافت کا معیار ہے قرآن کریم نے انسانی اعمال کو شرف احترام کا مستحق ٹھہرایا ہے فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
یا معشر قریش ان اللّٰه قد اذهب منکم نخوة الجاهلیة وتعظیم باالآباء الناس من آدم وآدم من تراب (ابن ہشام ص۴۱۲ ج۲)
ترجمہ:۔ اے گروہ قریش! اب جاہلیت کا غرور اور نسب کا فخر خدا نے مٹا دیا ہے تمام انسان آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہوئے ہیں
حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے اعلان فرمایا کہ
لیس للعربی فضل علی العجمی ولا للعجمی فضل علی العربی کلکم ابناء آدم و آدم من تراب
عرب کو عجم پر عجم کو عرب پر کوئی فضیلت نہیں تم سب کے سب آدم کے بیٹے ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔
ایک مرتبہ قریش کے معزز خاندان بنی مخدوم کی ایک عورت نے چوری کی اور چوری کی سزا اسلام میں قطع ید ہے بعض لوگوں نے اس عورت کی خاندانی عظمت کے پیش نظر اس کے لئے قانون میں کچھ رعایت حاصل

کرنا چاہی چنانچہ حضرت اسامہ بن زید سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ہی محبوب تھے درخواست کی گئی کہ وہ اس عورت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریں انہوں نے لوگوں کے اصرار کرنے پر مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی۔ آپ نے ان کی اس سفارش پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا پھر لوگوں کے سامنے ایک خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے بہت سی قومیں اس وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ جب ان میں کوئی معمولی آدمی ارتکاب جرم کرتا تو اسے سزا دیتے مگر جب کوئی بااثر آدمی یہ حرکت کرتا تو اس سے درگذر کرتے اس کے بعد نہایت ہی زور کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ

والذی نفس محمد بیدہ لوسرقت فاطمۃ بنت محمد لقطعت یدھا.

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ بھی ضرور کاٹ دیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سپہ سالار کو ضروری ہدایت دیتے ہوئے اس اصول مساوات کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی۔

لیس بین اللہ وبین احد بنسب الابطاعۃ والناس شریفھم ووضیعھم فی دین اللہ سواء

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور کسی شخص کے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے مگر اس کی اطاعت، اس وجہ سے خدا کے قانون میں شریف اور حقیر سب کے سب برابر ہیں۔

اسلامی ریاست کی یہی وہ خصوصیات ہیں کہ جن کے باعث حکومت الٰہیہ کو ظل اللہ کے ساتھ سے تعبیر کیا گیا ہے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ

السلطان ظل اللہ فی الارض یأوی الیہ کل مظلوم من عباداللہ

ترجمہ:۔ صالح حکومت زمین میں اللہ کے امن کا سایہ ہے جس کے دامن میں بندگان الٰہی میں سے ہر مظلوم پناہ پاتا ہے۔

رشوت خور

سرکاری ملازم کا اخلاق و کردار

رشوت خور سرکاری ملازم بد ترین اخلاق و کردار کا نمونہ ہوتا ہے یہ بے حیا نہ تو کسی کی عزت کرتا ہے اور نہ ہی اپنی اور اپنے گھر والوں کی ذلت ورسوائی کی پرواہ کرتا ہے۔

مہم برائے انسداد رشوت ستانی. لاہور

شاہ بلیغ الدین

حکمراں کیسے؟

غیاث الدین بلبن بائیس سال ہندوستان پر حکومت کرتا رہا۔ تخت پر بیٹھا تو ہمیشہ باوضو رہا کرتا تھا۔ نمازوں کی پابندی کا یہ حال تھا کہ تہجد، چاشت اور اشراق بھی اس سے نہ چھوٹتی تھیں۔ کھانا کبھی اکیلا نہ کھاتا تھا۔ امیروں، وزیروں کو دستر خوان پر نہ بلاتا تھا۔ ہمیشہ کوشش یہ کرتا کہ علماء کے ساتھ کھانا کھائے۔ ان کی موجودگی میں کسی چیز کی طرف خود پہلے ہاتھ نہ بڑھاتا تھا۔ جمعہ کی نماز پڑھ کر ان کے گھر جاتا۔ ان سے استفادہ کرتا۔ دنیادار عالموں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتا تھا۔ کہتا تھا...... یہ ریاکار اور سودے باز ہوتے ہیں! اپنے امراء اور وزراء کو بھی ان سے دور رہنے کی تاکید کرتا تھا۔

ایک دن اس نے اپنے بیٹے بغرا خان اور خان شہید کو بلایا۔ بولا...... سلطان شمس الدین التمش فرماتے تھے کہ انہوں نے شہاب الدین غوری کی محفل میں دو بار سید مبارک غزنوی کو دیکھا۔ وہ پائے کے عالم اور بڑے اللہ والے تھے۔ شہاب الدین غوری بڑے ادب سے ان کی باتیں سنتا تھا۔ سلطان شہاب الدین نے یہ باتیں سلطان التمش کو بتائیں۔ ان سے قطب الدین ایبک اور میں نے سنیں۔ محمد قاسم فرشتہ نے اپنی تاریخ میں یہ تفصیل دی ہے۔ سید مبارک غزنوی فرماتے تھے کہ...... حکمرانوں کے اکثر کام شرک کی حدوں کو چھو لیتے ہیں۔ وہ بہت سے ایسے کام کرتے ہیں، جو سنت نبوی کے خلاف ہوتے ہیں۔ ان کے وزیر امیر اور حاشیہ بردار کبھی انہیں ٹوکتے نہیں، وہ ہمیشہ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ میرے بیٹو! حکومت کرنے والوں کے لئے چار باتوں کا خیال ضروری ہے۔ بغرا خاں اور خان شہید باپ کی باتیں غور سے سن رہے تھے۔ امراء اور وزراء بھی بیٹھے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ......وہ چار باتیں کیا ہیں؟ بلبن نے کہا کہ...... شان و شوکت اور جہانبانی کی فکر کرنے والے حکمران کو اللہ سے ڈرنا اور اللہ کے بندوں کی بھلائی کا سب سے پہلے خیال رکھنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکمران کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کے ملک میں بدکاری نہ پھیلے۔ بے ایمان، بددیانت، منافق لوگوں اور بے غیرتوں کو ہمیشہ ذلیل و رسوا کرنا چاہیئے۔ اگر سرکار دربار میں بدکاروں اور حرام خوروں کو جگہ مل جائے تو حکومت کے اہل کار اور فوج و سپاہ ہی نہیں، پورا معاشرہ بگڑ جائیگا۔ تیسرا کام جو حکمران کے لئے ضروری ہے، وہ یہ کہ اس کے صوبہ دار اور وزیر و مشیر تعلیم یافتہ، مہذب اور خدا ترس لوگ ہوں۔ اگر یہ شراب اور شہوت کے مارے ہوں گے تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ اصول اور ضداقتیں ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔ چاہے زمانہ پہلے کا ہو، موجودہ دور ہو یا آنے والا عہد ہو۔ فطرت کے اصول بدلتے نہیں۔ اب چاہے وہ محمد شاہ رنگیلا ہو۔ واجد علی پیا ہوں یا آج کے دور کے فاسق و فاجر حکمران جو بھی دنیا کے سامنے دستاویز شرافت کو پھاڑ کر اس کی دھجیاں بکھیر دے گا اس کا ملک ٹوٹ جائے گا۔ مملکتوں کو سب سے زیادہ

نقصان دہرے معیار سے پہنچتا ہے۔ جب کوئی حکمراں یہ کہدے کہ وہ اچھے، مہذب اور بااصول لوگوں کو حکومت کے کاروبار سونپنا چاہتا ہے، تو پھر اسے یہی کرنا چاہیئے۔ اگر وہ اپنے صوبہ داروں اور حاشیہ برداروں کے کہنے میں آکر انہی گرگوں کو ملک پر پھر مسلّط کردیتا ہے، جو اس سے پہلے کے حکمرانوں کے زمانے میں بھی حکومت پر فائز رہے، اور عوام انہیں ناپسند کرتے رہے تو اللہ کا قانون اسے معاف نہیں کریگا۔ بلبن نے اپنی اولاد سے کہا کہ آخری اور چوتھی بات یہ ہے کہ...... حکمران کو چاہیئے کہ وہ عدل سے کام لے! ماتحتوں کی کارگزاری کا سختی اور انصاف سے جائزہ لیتا رہے تاکہ ملک سے ظلم و ستم کا نام و نشان مٹ جائے۔

تاریخ اصل میں دوسروں کے تجربات کی کہانی ہے۔ فراست اور بصیرت یہ ہے کہ آدمی دوسروں کے مشاہدات سے فائدہ اٹھائے۔

....

دونوں نرے جاہل تھے۔ الف کا نام بھالا نہ آتا تھا۔ لیکن دونوں بڑے اونچے اڑنے والے تھے۔ سکندر کی طرح دنیا فتح کی جائے۔ پیمبروں کی طرح کوئی نیا مذہب شروع کیا جائے..... یہ دونوں بڑے زمانے تک اسی اُدھیڑ بُن میں لگے رہے۔ دونوں کے درمیان کوئی چھے سو برس کا فرق ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہی کینڈے کے بنے ہوئے تھے۔ ایک کے پاس چار امیر ایسے تھے کہ وہ ان کو پہلے چار خلفائے راشدین کے مقابل لانا چاہتا تھا۔ دوسرے کے پاس نورتن تھے۔ وہ سوچتا تھا کہ انہیں ساتھ لے کر تو وہ آسمان میں تھگلی بھی لگا سکتا ہے۔ منافقین کے ورغلانے پر اس نے دین الٰہی جاری کیا اور لقمۂ دوزخ بن گیا۔

ایک نے شہزادگی کے زمانے میں دکن کو فتح کیا تھا۔ دلّی سے ہزاروں میل دور کا یہ علاقہ کسی مسلم حکمراں نے اس وقت دیکھا بھی نہ تھا۔ یہ ایسا منچلا جوان تھا کہ تھوڑی سی فوج لے کر نکل کھڑا ہوا اور جان پر کھیل کر میدان جنگ میں کود پڑا تو دیوگڑھی کی سلطنت پر قابض ہو گیا۔ بندی میں لونڈی غلام ہی نہیں رجواڑے، راجکمار، ہاتھی گھوڑے، زرو جواہر، سونا چاندی ساری چیزیں اتنی بڑی مقدار میں ہاتھ آئیں کہ اتنی دولت تو اس وقت دلّی کے بادشاہوں نے دیکھی بھی نہ تھی۔ پھر اللہ کا کرنا کیا ہوا کہ بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ دلّی کا تخت بھی اس کے قبضے میں آگیا اور وہ سلطان علاء الدین خلجی بن کر ہندوستان کا حکمراں بن گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بڑا زبردست حکمراں تھا۔ بازار کو جس طرح اس نے کنٹرول کیا یہ آج بھی تاریخ میں یاد رہے گا۔ مجال نہ تھی کہ پوری سلطنت میں غلہ کہیں مہنگا بک جائے۔ گوشت، ترکاری سب کے دام مقرر تھے۔ کسی قصاب کھنجڑے، بھٹیارے، پنساری نے ذرا اونچ نیچ کی تو اس کی ایسی گردن ناپی جاتی تھی کہ زندگی بھر کو سبق ہوجاتا تھا۔ اس کے اقبال کا ستارا ایسا چڑھا ہوا تھا کہ جدھر اس کی فوج نکل جاتی، فتح کا پھریرا اڑاتی لوٹتی۔ ہر مہم میں ایسا اپنی بساط سے بڑھ کر قدم مارتا تھا کہ دنیا منہ دیکھتی رہ جاتی تھی۔ خزانہ لبالب بھرا ہوا تھا۔ دل میں امنگ دماغ میں ترنگ ایسی تھی کہ ایک دن درباریوں کو جمع کر کے بولا...... کل سے مجھے

سکندر ثانی پکارنا۔ خطبے میں بھی میرا یہی لقب ہوگا۔ سپہ سالار کو طلب کر کے بولا...... فوراً کوچ کی تیاری کرو! میں دنیا کو فتح کرنا چاہتا ہوں۔ میں ایک نیا مذہب بھی جاری کروں گا۔ جہاں جاؤں گا وہاں اسے پھیلاؤں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علاء الدین بڑا بادشاہ تھا، لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی کہ وہ فاتح کے ساتھ ساتھ پیمبر بھی بننا چاہتا تھا۔ نادان کو یہی معلوم نہ تھا کہ پیمبری کوئی منصب نہیں جسے کوئی طالع آزما حاصل کرسکتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک طے شدہ پروگرام ہے کہ اس نے ازل ہی میں اپنے چند نیک نفس بندوں کو اس کام کے لئے مامور فرمادیا ہے۔ مطلق العنان بادشاہوں اور ڈکٹیٹروں کے ساتھ ایک مشکل یہ ہوتی ہے کہ وہ کان کے کچے ہوتے ہیں۔ جو دُھن ان پر سوار ہوجاتی ہے اس کے خلاف وہ عقل کی کوئی بات سننے بھی تیار نہیں ہوتے۔ دوسرے ان کے حاشیہ بردار ایسے عیار اور مکار ہوتے ہیں کہ اپنے محسن کو دلدل میں پھنستا دیکھ کر اسے مزید الجھاتے ہیں۔ یہ ان کی فطرت ہے۔ عہد حاضر میں نوکر شاہی یہی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ کھیل ازل سے ابد تک یونہی ہوتا رہے گا۔ جو حکمراں عقلمند ہوتا ہے وہ جی حضوریوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ علاء الدین کا منصوبہ سن کر اس کے سبھی امراء نے اس کی پیٹھ ٹھونکی لیکن ایک اللہ کا بندہ ان میں ایسا نکلا جو جان کی پروا کئے بغیر سچ بول گیا۔ یہ علاء الملک کوتوال تھا۔ محمد قاسم فرشتہ لکھتا ہے کہ...... ایک روز جب علاء الدین محفل شراب میں اپنے منصوبے پر بات کررہا تھا تو کوتوال نے کہا کہ...... آپ میرا مشورہ چاہتے ہیں تو یہ محفل برخاست کیجئے۔ تخلئے کا حکم دیجئے۔ اپنے ناقص خیال میں جو بہتر بات ہے میں وہ ایمانداری سے آپ کو بتاتا ہوں۔ علاء الدین خلجی نے سوائے چار امراء کو سب کو خلوت سے نکال دیا اور بولا...... اب بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ یہ چاروں تو میرے خلیفہ ہیں یہ یہیں رہیں گے!

علاء الملک نے کہا...... آپ پر وحی آتی ہے؟ بادشاہ نے کہا...... نہیں! کوتوال نے کہا...... پھر آپ مذہب کی کیا بات کرتے ہیں؟ یہ کوئی کھیل ہے۔ نبوت تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آپ نئے مذہب کا نام بھی لیں گے تو سارے مسلمان آپ کے خلاف ہوجائیں گے اور آپ کہیں کے نہ رہیں گے۔ آپ کو معلوم ہے کہ چنگیز و ہلاکو بھی اسلام کو نہ مٹا سکے۔ توبہ کرکے خود مسلمان ہوگئے۔ رہ گیا دنیا فتح کرنے کا خیال تو یہ بات آپ نے ایک اولوالعزم بادشاہ کی طرح کی ہے، لیکن یہ بتائیے کہ سکندر کی طرح آپ کے پاس کوئی ارسطو ہے؟ سکندر بتیس (۳۲) سال مقدونیہ سے باہر رہ کر لوٹا تو سلطنت کا ہر فرد اس کا وفادار تھا۔ آپ کے یہاں سے نکلنے کی دیر ہے۔ آپ کا ہر افسر باغی ہوجائے گا۔ بہتر ہے کہ آپ سلطنت کی شمالی اور جنوبی سرحدوں پر اپنی توجہ مرکوز کیجئے۔ اس میں آپ کا خزانہ بھی خالی ہوجائیگا اور معرکہ آرائی کی تمنا بھی پوری ہوجائیگی! ...... یہ سن کر علاء الدین خلجی کے چاروں امراء جو بڑھ چڑھ کر اس منصوبے پر بات کررہے تھے۔ اپنی ہیکڑی بھول کے بادشاہ کا منہ تکنے لگے...... اس انتظار میں کہ کب وہ کوتوال کو قتل کا حکم صادر کرتا ہے! بادشاہ کا چہرہ تمتما گیا تھا مگر نشہ ہرن ہوگیا تھا۔

رات کی محفل ختم کر کے علاء الدین خلوت میں پہنچا تو بڑی دیر تک سوچ میں ڈوبا رہا۔ کو توال کی باتیں اس کے دل کو ٹھکتی تھیں۔ اب اسے سمجھ میں آیا کہ دوسرے امرا تو ہوا کے رخ پر چل رہے تھے۔ صبح ہوئی تو علاء الدین خلجی نے علاء الملک کو توال کو بیش قیمت انعامات سے سرفراز کیا۔ دیگر امراء نے بھی اسے تحائف بھیجے لیکن اس کا اصلی انعام یہ تھا کہ اس عہد کے سب سے بڑے بزرگ حضرت نظام الدین اولیاء نے اس کی عاقبت بخیر ہونے کی دعا کی۔

جامع ترمذی میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ...... سلطانِ جائر کے آگے حق کہنا سب سے بڑا جہاد ہے!

....

لکھ لٹ کیسے ہوتے ہیں؟ ...... کم کسی نے دیکھے ہوں گے۔ ایک زمانہ تھا کہ کوئی یہ بات کہتا تو لوگ باگ پوچھتے کہ ...... تم نے خان مفلس کو نہیں دیکھا! لاہور ہی نہیں پنجاب کے علاقے میں دور دور تک یہ فقرہ مشہور تھا کہ ...... خان مفلس غلام باساماں ...... مطلب یہ کہ صاحب کے پاس کچھ بھی نہیں۔ نوکروں کے پاس بہت کچھ ہے۔ یہ ایک قصیدے کا مصرعہ ہے۔ یہ قصیدہ حسین خان ٹکریہ کی شان میں لکھا گیا تھا۔ حسین خاں ہمایوں اور اکبر کے زمانے میں مغلیہ خاندان کا ملازم اور سلطنت کا بہت بڑا آدمی سمجھا جاتا تھا۔ ماثر الامرا میں ہے ایک زمانے میں وہ لاہور کا گورنر تھا اور بڑے ٹھاٹ باٹ کا گورنر! ویسے وہ بڑا بھاری بھر کم اور دیدار و آدمی تھی۔ ہمت کا ایسا دھنی کہ میدانِ جنگ میں اُترتا تو جان بیچ کر لڑتا ...... جب لڑائی کے ہتھیار سجاتا تو دعا کرتا تھا کہ الٰہی! ...... شہادت دے یا فتح! کسی نے ایک بار لڑائی سے پہلے یہ جملہ سنا تو کہا ...... پہلے فتح کیوں نہیں مانگتے؟ جواب دیا کہ ...... جو دوست گزر گئے ان سے ملنے کی تڑپ ایسی ہے کہ جو دوست باقی رہ گئے ہیں، ان کی محبت اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں!

وہ میدانِ جنگ کا کھلاڑی ہی نہیں تھا بلکہ علم کا بھی جویا تھا اور اخلاق کا تو اتنا پیارا تھا کہ کم ایسے شریف اور اللہ سے ڈرنے والے آدمی نظر آتے ہوں گے۔ لاہور میں اس کا حال یہ تھا کہ کھانے کے وقت اس کا دروازہ کھلا رہتا۔ امیر غریب مسلم، غیر مسلم کی کوئی قید نہیں تھی۔ جو چاہتا آتا اور کھا کر چلا جاتا۔ کھانے میں بہتر سے بہتر چیزیں رکھی جاتیں۔ خان خود موجود ہوتا۔ لیکن دستر خوان پر نہیں بیٹھتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوٹا ہوتا۔ جو کھانے آتا اس کے ہاتھ دھلاتا، پھر اُسے دستر خوان پر بٹھا کر دستر خوان کے اطراف چکر لگاتا رہتا۔ کبھی قاب بڑھاتا، کبھی پانی پلاتا۔ ہر ایک سے کہتا کہ ...... اللہ کا شکر ہے کہ آپ اپنا رزق میرے دستر خوان پر بیٹھ کر کھا رہے ہیں ...... مہمان رخصت ہو جاتے تب جا کر خان خود کھانے بیٹھتا تھا۔

ملا بدایونی لکھتے ہیں اس کے لئے دستر خوان پر جو کی روٹی رکھی جاتی ہے۔ کبھی چٹنی سے، کبھی پانی سے وہ روٹی کھا لیتا۔ کسی نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کہ آخر اس میں راز کیا ہے تو ایک دن بولا کہ ...... اچھی

اچھی نعمتیں کس طرح کھاؤں، مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یاد آتے ہیں۔ وہ کیا کچھ نہیں تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں اکثر سوکھے ٹکڑے ہوتے! پلنگ اور نرم بچھونے پر کبھی نہ سوتا۔ لوگ پوچھتے تو کہتا...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں نرم بچھونے پر سوتے تھے؟

نماز کبھی قضا نہ کی اور وہ بھی نماز باجماعت! لاکھوں کی جاگیر تھی اللہ نے گھنوں روپیہ دیا تھا لیکن اصطبل میں خاصے کا ایک ہی گھوڑا تھا۔ کبھی کوئی مستحق آجاتا تو وہ بھی لے جاتا۔ سفر میں اکثر دیکھنے میں آتا کہ نوکر تو سوار ہیں خود پیدل چلا جارہا ہے۔ لوگ باگ پوچھتے تو معلوم ہوتا کہ......اپنی سواری کا گھوڑا کسی کو بخش دیا اس لئے پیدل جارہا ہے۔ جب بھی کسی کو کچھ دیتا شرماتا رہتا۔ اکڑتا نہیں تھا۔ صاف کہتا کہ......اللہ کا دیا ہے اور تمہاری قسمت کا ہے۔ میں تو صرف اس کا امین تھا۔

بات کا سچا، قول کا پکا تھا۔ قسم کھائی تھی کہ روپیہ جمع نہ کروں گا۔ کہتا تھا کہ جو روپیہ میرے پاس آتا ہے جب تک اسے مستحقین میں تقسیم نہیں کردیتا پہلو میں تیر سا کھٹکتا رہتا ہے۔ ابھی جاگیر سے رقم آنے بھی نہ پاتی تھی کہ مستحقین کو رقموں کی چٹھیاں بانٹ دیتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک بزرگ نے سمجھانے کی کوشش کی۔ اس سے فرمایا کہ......خان! کچھ روپیہ بچایا بھی کرو! بولا...... کس کے لئے؟ انہوں نے کہا...... بیوی بچوں کے لئے اور کس کے لئے! وہ بولا...... حضرت! یہ بتائیے کہ اللہ کے رسول کا کیا طریقہ تھا؟ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت اور ہدیوں میں بڑی بڑی رقمیں آتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب اللہ کی راہ میں بانٹ دیتے تھے یا بچا کے رکھتے تھے؟ نصیحت کرنے والا منہ دیکھتا رہ گیا۔ حسین خاں ٹکریہ اسی اسوۂ حسنہ پر عمل کرتا تھا اور بڑے اخلاص سے یہ عمل کرتا تھا۔ کسی دکھاوے یا شان وشوکت کے لئے نہیں۔

نصیحت کرنے والے بزرگ سے اس نے کہا...... حضرت امید تو یہ تھی کہ آپ دنیا کی حرص وہوس سے بچنے کی تعلیم دیں گے۔ آپ تو الٹا ہمیں دنیا میں پھنسا رہے ہیں۔ سوداگر پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ ایرانی ترکی گھوڑے لاتے اور کہتے، آپ کے اور اللہ کے سپرد! وہ بہتر سے بہتر داموں میں انہیں خریدتا اور جو موجود ہوتے ان میں بانٹ دیتا۔ جنہیں نہ دے سکتا ان سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ جتنا وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا اتنا ہی اسے اللہ دیتا بھی تھا۔ کبھی کسی نے اس کا ہاتھ رکا ہوا نہیں دیکھا۔

قلمی معاونین سے درخواست

نقیب ختم نبوت کے قلمی معاونین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نگارشات پانچ فل سکیپ صفحات میں ارسال فرمائیں۔ رسالہ میں طویل مضامین کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس سے ہمارے لیے مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور دیگر مضامین کی اشاعت متاثر ہوتی ہے......شکریہ (مدیر)

پروفیسر محمد اسلم
سابق صدر شعبہ تاریخ، جامعہ پنجاب (لاہور)

امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۰ مارچ ۱۸۷۲ء .... ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء)

امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی ۱۰، مارچ ۱۸۷۲ء کو چیانوالی، ضلع سیالکوٹ کے ایک سنگھ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کا پیدائشی نام بوٹا سنگھ تھا۔ ان کا والد رام سنگھ ان کی ولادت سے چار ماہ پہلے سور گباش ہو گیا تھا۔ اس لئے ان کی پرورش کی ذمہ داری ان کے دادا جسپت رائے نے سنبھالی۔ لیکن دو سال بعد وہ بھی راہی مُلک بقا ہوا۔ اپنے سسر کی وفات کے بعد ان کی والدہ انہیں لے کر جام پور (ضلع ڈیرہ غازیخاں) چلی گئی۔ جہاں اس کے دو بھائی بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ مولانا سندھی کی تربیت اور پرورش کی ذمہ داری ان کی ماموؤں نے لی اور جب وہ اسکول جانے کے قابل ہو گئے تو انہیں اردو مڈل سکول جام پور میں داخل کروادیا۔

۱۸۸۴ء میں ان کے ایک آریہ سماجی ہم جماعت نے ایک نو مسلم عالم مولانا عبیداللہ مالیر کوٹلویؒ کی مایہ ناز تصنیف "تحفتہ الہند" انہیں مطالعہ کے لئے دی۔ جس کے مطالعہ سے اسلام کی حقانیت ان کے دل پر نقش ہو گئی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ "تحفتہ الہند" کے مصنف کے نام کی رعائت سے انہوں نے اپنا نام عبیداللہ تجویز کیا اور گھر والوں سے چھپ کر نمازیں ادا کرنے لگے، لیکن یہ صورت حال خود ان کے لئے قابل قبول نہ تھی۔ اس لئے موصوف ۱۵، اگست ۱۸۸۷ء کو اپنے گھر سے فرار ہو گئے اور مختلف مدرسوں اور خانقاہوں کے چکر کاٹتے ہوئے بھرچونڈی شریف میں سید العارفین حافظ محمد صدیقؒ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ ان بزرگ نے انہیں اپنے بیٹوں کی طرح رکھا اور ان کے حق میں یہ دعا کی۔ "خدا کرے کہ عبیداللہ کا کسی راسخ عالم سے پالا پڑے۔"

بھرچونڈی میں کچھ عرصہ قیام کے بعد مولانا سندھی دین پور شریف چلے آئے اور وہاں مولانا غلام محمد صاحبؒ کی خدمت میں رہ کر ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء میں انہیں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ مل گیا اور حافظ محمد صدیق کی دعا سے انہیں وہاں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسے بزرگوں کی صحبت ملی، جس نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔

انیسویں صدی کے اواخر میں برعظیم پاک و ہند کے طول و عرض میں میاں نذیر حسین محدثؒ کے درس حدیث کا بڑا شہرہ تھا۔ مولانا سندھی نے دہلی جا کر ان سے صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی سماعت کی۔ اسی طرح کچھ عرصہ کانپور میں رہ کر مولانا احمد حسن کانپوری سے حکمت و فلسفہ کی بنیادی کتابیں پڑھیں اور رام پور جا کر مولوی ناظر الدینؒ سے منطق کا درس لیا۔ مولانا سندھی نے آخری چند ماہ دیوبند میں اپنے محبوب استاد حضرت

شیخ الہندؒ کی خدمت میں گزارے اور ۱۸۹۱ء میں ان کی دعائیں لے کر امروٹ شریف روانہ ہوئے۔ امروٹ شریف کے سجادہ نشین مولانا تاج محمود امروٹیؒ کی خواہش پر مولانا سندھی نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ان کی تحریک پر اسلامیہ اسکول سکھر کے ماسٹر مولوی محمد عظیم خاں کی دختر نیک اختر سے ان کا نکاح ہو گیا۔

۱۹۰۱ء میں مولانا سندھ کے ایک بڑے روحانی مرکز گوٹھ پیر جھنڈا منتقل ہو گئے۔ جہاں پیر صاحب جھنڈا کی سرپرستی میں انہوں نے مدرسہ دارالرشاد کی بنیاد رکھی۔

مولانا سندھی کی زندگی میں ۱۹۰۸ء بڑا اہم سال ہے اور یہیں سے ان کی سیاسی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی سال حضرت شیخ الہندؒ نے انہیں دیوبند طلب فرما کر "جمیعت الانصار" کی تاسیس کا کام ان کے سپرد کیا۔ مولانا سندھی کے مخصوص نظریات کی بنا پر دیوبند کے ارباب اہتمام ان کے مخالف ہو گئے اور مدرسین دارالعلوم میں سے مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے ان کی مخالفت شروع کر دی، جو ان کی تکفیر پر منتج ہوئی۔ ان حالات میں حضرت شیخ الہند کے مشورہ پر دیوبند سے دہلی منتقل ہو گئے۔ جہاں انہوں نے ۱۹۱۲ء میں نظارۃ المعارف کی بنیاد رکھی۔ حضرت شیخ الہندؒ، حکیم محمد اجمل خانؒ اور نواب وقار الملکؒ جیسے بزرگ اس ادارے کے سرپرست بن گئے۔

۱۹۱۴ء میں پہلی عالمی جنگ شروع ہوئی تو برعظیم سے بیشتر انگریزی فوج مشرق وسطیٰ اور یورپ کے محاذ پر روانہ ہو گئی۔ حضرت شیخ الہندؒ اور ان کے رفقاء نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے سرحد کے آزاد قبائل کو انگریزوں کے خلاف جہاد پر آمادہ کرنے کا کام مولانا فضل واحد المعروف بہ حاجی صاحب ترنگ زئی اور مولانا فضل ربی کے سپرد کیا۔ مولانا عزیر گلؒ حضرت شیخ الہندؒ اور حاجی صاحبؒ کے درمیان رابطہ قائم رکھے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے مولانا عبیداللہ سندھیؒ کو اپنے مشن کی تکمیل کے لئے کابل روانہ فرمایا۔ حضرت شیخ الہندؒ یہ چاہتے تھے کہ امیر افغانستان برعظیم پر حملہ کر دے اور ادھر حاجی صاحب ترنگ زئیؒ اور مولانا فضل ربیؒ قبائلی لشکر کے ساتھ انگریزی علاقے پر چڑھائی کر دیں۔ ادھر برعظیم کے مسلمان انگریزوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ انگریز ان دنوں یورپ اور مشرق وسطیٰ کے محاذوں پر جرمنی اور ترکی کے خلاف نبرد آزما ہیں، اس لئے وہ برعظیم کا دفاع نہیں کر سکیں گے اور بالآخر برعظیم آزاد ہو جائے گا۔ مولانا عبیداللہ سندھیؒ ۱۵، اکتوبر ۱۹۱۵ء کو کوئٹہ اور قندھار سے ہوتے ہوئے کابل پہنچ گئے۔ ان کی آمد سے تیرہ روز قبل ہندستانی، ترکی، جرمن مشن کابل پہنچ چکا تھا۔ اس مشن کی یہ خواہش تھی کہ افغانستان فوراً برعظیم پر حملہ کر دے۔ اس لئے جب مولانا سندھی کابل پہنچے تو ان دنوں وہاں سیاسی سرگرمیاں زوروں پر تھیں۔

انہی ایام میں مولانا عبیداللہ سندھی، راجہ مہندر پرتاپ اور مولوی محمد برکت اللہ بھوپالیؒ نے کابل میں "حکومت موقتہ ہند" کی بنیاد رکھی اور جاپان اور روس سمیت متعدد ممالک کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ بعض ناسمجھ لوگ مولانا سندھی کو اس بنا پر معتجب کرتے ہیں کہ انہوں نے "حکومت موقتہ ہند" کا سربراہ

ایک ہندو (راجہ مہندر پرتاپ) کو کیوں بنایا؟ مولانا سندھی اور ان کے بعض رفقاء کی تحریروں سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ امیر حبیب اللہ خان والی افغانستان نے انہیں یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ جو کام بھی کریں اس میں برعظیم کی اکثریت (ہندوؤں) کو نظر انداز نہ کریں۔ اسلئے انہیں مجبوراً یا مصلحتاً ایک ہندو کو اس حکومت کا سربراہ بنانا پڑا۔

مولانا سندھی کی کابل روانگی کے بعد حضرت شیخ الہند اپنے مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ تاکہ وہاں کے ترک گورنر کے توسط سے حکومت ترکیہ سے رابطہ قائم کریں اور اسے اس پر آمادہ کریں کہ وہ روس یا ایران کے راستے افغانستان کی فوجی مدد کرے۔ تاکہ افغانستان برعظیم پر حملہ کر دے۔ کابل میں قیام کے دوران میں مولانا سندھی نے اپنی پوری اسکیم ریشمی رومالوں پر لکھ کر عبدالحق نامی ایک قاصد کے ذریعے شیخ عبدالرحیم سندھی کے پاس حیدر آباد سندھ روانہ کی اور انہیں یہ پیغام بھیجا کہ وہ کسی معتبر حاجی کے ذریعے یا خود مکہ مکرمہ جا کر یہ خطوط حضرت شیخ الہند کی خدمت میں پہنچا دیں۔ جب وہ قاصد ملتان پہنچا تو اپنے ایک قدیم مربی خان بہادر رب نواز خان سے ملنے چلا گیا۔ خان بہادر نے باتوں باتوں میں اس سے تمام راز اگلوا لیا اور انگریزوں کی خوشنودی کے حصول کی خاطر اسے ملتان ڈویژن کے کمشنر کے حوالے کر دیا۔ خطوط کی برآمدگی کے بعد برطانوی حکومت چوکنی ہو گئی او سینکڑوں افراد کو اس سازش میں شریک ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ ادھر انگریزوں نے حسین، شریف مکہ (گورنر مکہ) کی وساطت سے حضرت شیخ الہند کو ان کے رفقاء سمیت گرفتار کر کے مالٹا میں نظر بند کر دیا۔

مولانا عبید اللہ سندھی نے شہزادہ نصر اللہ خاں کو، جو انگریز دشمنی کے لئے افغانستان کے سیاسی حلقوں میں مشہور تھا، برعظیم پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ اتفاق سے انگریزوں کے کان میں اس کی بھنک پڑ گئی اور انہوں نے چہار باغ (قندھار) کے ایک پیر صاحب کو، جو شہزادہ موصوف کے روحانی مرشد تھے، اس پر آمادہ کیا کہ وہ شہزادے کو اس اقدام سے باز رکھیں۔ پیر صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خواب میں فرمایا ہے کہ شہزادہ کو برعظیم پر حملہ کرنے سے باز رکھو، ورنہ بڑا نقصان ہو گا۔ مولانا محمد علی کینٹب "مشاہدات کابل ویاغستان" میں تحریر فرماتے ہیں کہ انگریزوں نے اس خدمت کے عوض پیر صاحب کو پچاس لاکھ روپے بطور نذرانہ پیش کیے۔ تحریک کی ناکامی کے بعد یہ بھی معلوم ہوا کہ امیر حبیب اللہ خاں پہلی عالمی جنگ میں غیر جانبدار رہنے کا انگریزوں سے بھاری معاوضہ وصول کیا کرتا تھا۔

امیر حبیب اللہ خاں کے قتل (فروری ۱۹۱۹ء) کے بعد امان اللہ خاں تخت نشین ہوا۔ اس کے عہد میں انگریزوں اور افغانوں کے درمیان ایک جنگ ہوئی جو افغانستان کی تاریخ میں "جنگ استقلال" کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ اس جنگ کے نتیجہ میں انگریزوں نے افغانستان کو خود مختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کر لیا اور امیر موصوف سے کہ کہا کہ انگریزوں کے خلاف کابل میں جو کام ہو رہا ہے، اسے فوراً بند کر دیا جائے ۔ بنا بریں حکومت افغانستان نے مولانا عبید اللہ سندھی اور ان کے رفقا کو سیاسی سرگرمیاں بند کرنے کا حکم

دیا۔ اس پر مولانا کابل سے ماسکو روانہ ہوگئے۔ (یہ ۱۹۲۲ء کے آخر کی بات ہے۔ کابل میں مولانا کی مدت قیام تقریباً سات سال ہے۔)

ماسکو میں ان کا قیام تقریباً آٹھ ماہ تک رہا۔ روس میں قیام کے دوران میں انہوں نے کمیونزم کا بڑے قریب سے مطالعہ کیا اور وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اسلام کے معاشی نظام کا کوئی جواب نہیں ہے۔ نیز شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے جس انداز سے مزدوروں، کاشتکاروں اور اہل صنعت و حرفت کے مسائل حل کیے ہیں، ویسا حل کمیونسٹ بھی پیش نہیں کر سکے۔ ماسکو میں قیام کے دوران میں مولانا سندھی کی روس کے وزیر خارجہ چیچرن سے چند ملاقاتیں ہوئیں۔ جس کی تفصیل ظفر حسن ایبک کی "آپ بیتی" میں موجود ہے یہ غلط ہے کہ مولانا وہاں لینن اور سٹالن سے ملے (تھے)۔

جولائی ۱۹۲۳ء میں مولانا سندھی روس سے ترکی تشریف لے گئے ان کی آمد سے قبل اتاترک، عثمانی سلطان کے سیاسی اختیارات سلب کر چکا تھا اور اگلے سال اسے برائے نام خلافت سے بھی محروم کردیا۔ مولانا سندھی نے تقریباً تین سال ترکی میں گزارے اور وہاں انھوں نے بڑے قریب سے اتاترک کو ترکی میں اصلاحات نافذ کرتے دیکھا۔

ترکی میں قیام کی دوران میں مولانا سندھی نے اپنا سیاسی پروگرام شائع کیا۔ ان کے پیش نظر چند مقاصد تھے،

۱۔ برعظیم کے لئے کامل آزادی حاصل کرنا اور آزاد وطن میں وفاقی نظام حکومت قائم کرنا۔
۲۔ برعظیم میں مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں اور اسلام کو محفوظ کرنا۔
۳۔ برعظیم میں محنت کش طبقہ کی اکثریت رکھنے والی حکومت قائم کرنا۔
۴۔ امپیریل ازم کا توڑ کرنے کے لئے ایشیاٹک فیڈریشن بنانا۔

اس پروگرام کو بروئے کار لانے کے لئے مولانا سندھی نے سرور اجیہ پارٹی کے نام سے ایک سیاسی جماعت تشکیل کی۔ یہ پارٹی رنگ و مذہب اور مال و دولت کے فرق کو مٹا کر برصغیر میں حکومت قائم کرنا چاہتی تھی۔

مولانا سندھی یہ تسلیم کرتے تھے کہ برعظیم کے تین قدرتی حصے ہیں: یعنی شمال مغربی، مشرقی اور جنوبی، وہ ان حصوں کو لسانی اور تمدنی بنیادوں پر صوبوں میں تقسیم کر کے وہاں جمہوری حکومتیں قائم کرنا چاہتے تھے۔ یہ جمہوریتیں داخلی معاملات میں بالکل آزاد ہوں گی اور وفاقی حکومت کے پاس صرف امور خارجہ، دفاع اور ایکسپورٹ و امپورٹ کے محکمے ہوں گے۔

مولانا سندھی یہ چاہتے تھے کہ ان جمہوریتوں کی مجالس قانون ساز میں کسان، مزدور دماغی کام کرنے والے کلرک، تاجر اور کارخانہ دار اپنی آبادی کے تناسب سے، اپنے ہی طبقے سے نمائندے چنیں۔ اس طرح ان مجالس قانون ساز میں محنت کشوں کی اکثریت ہوگی اور یہ لوگ اپنے مفاد کی کماحقہ حفاظت کر سکیں گے۔

مولانا سندھی فوائد عامہ کے تمام ذرائع قومیانے کے حق میں تھے۔ اسی طرح وہ منقولہ جائداد کی حد متعین کرنے کے بھی حامی تھے زرعی زمینوں کے بارے میں ان کی یہ رائے تھی کہ ایک کاشتکار کے پاس اتنی ہی زمین ہونی چاہیے۔ جس پر وہ خود کاشت کر سکے۔ وہ سودی نظام ختم کرنا چاہتے تھے اور قومی ملکیت میں لئے گئے کارخانوں کو مزدوروں کی انجمنوں کے ذریعے چلانے کے حامی تھے۔ داخلی تجارت کے بارے میں ان کا یہ خیال تھا کہ اسے کو آپریٹو سوسائٹیوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور اگر کاروباری لوگ چاہیں تو وہ ان سوسائیٹیوں کے رکن بن سکتے ہیں۔ جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے، یہ حکومت کے ہاتھ میں رہیں گی۔

مولانا سندھی مڈل تک مفت اور لازمی تعلیم کے حامی تھے۔ وہ محنت کشوں کو مفت طبی امداد اور صاف ستھرے گھر دلانا چاہتے تھے۔ لیکن وفاقی حکومت سیکولرازم پر کاربند ہو اور وہ کسی جمہوریت کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کرے۔

جہاں تک وفاقی حکومت میں ریاستوں کی نمائندگی کا تعلق ہے، مولانا سندھی کی رائے تھی کہ مختلف ریاستیں اپنے تناسب آبادی، اقتصادی، تمدنی، اور فوجی اہمیت کی بنا پر حق نمائندگی حاصل کریں گی۔

اس پروگرام کو ان کی سرور اجیہ پارٹی عمل میں لائے گی۔ اس پارٹی کے ہر رکن کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ اس کا معیار زندگی ملک کے ایک عام کسان کے معیار زندگی سے بلند نہ ہو۔ وہ اپنی فاضل آمدنی یا جائیداد پارٹی کے نام وقف کردے۔

مولانا سندھی نے ترکی حکومت کی اجازت سے یہ پروگرام طبع کرا کے اپنے دوست و احباب کو بھیجا۔ برطانوی حکومت نے ۱۵، مئی ۱۹۲۵ء کو ایک حکم نامہ کی رو سے برعظیم میں اس پروگرام کے داخلہ پر پابندی عائد کردی۔

۱۹۲۶ء میں سلطان ابن سعود نے مکہ معظمہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کے نمائندوں کو جمع کیا اور انہیں بتایا کہ حرمین شریفین پر اس کا قبضہ ہو چکا ہے اس لئے اب اس کی مخالفت کرنے کی بجائے افہام و تفہیم کا راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ مکہ کانفرنس میں شرکت کی غرض سے برعظیم سے مسلم زعما ایک وفد کی صورت میں حجاز پہنچے تھے، مولانا سندھی ان سے ملنے کی غرض سے اگست ۱۹۲۶ء میں ایک اطالوی جہاز میں سوار ہو کر جدہ پہنچے، لیکن اس وقت کانفرنس ختم ہو چکی تھی اور زعما واپس جا چکے تھے۔

اگلے تیرہ سال مولانا سندھی نے حرم شریف میں گزارے۔ مکہ مکرمہ آ کر وہ سیاست سے بالکل کنارہ کش ہو گئے تھے۔ ان کا زیادہ تر وقت شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف کے مطالعہ اور ان کا غور و فکر کرنے میں گزرتا تھا۔ وہ اس بات کے قائل ہو گئے تھے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ صرف شاہ صاحب کی تعلیمات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

۱۹۳۷ء میں جب برعظیم کے متعدد صوبوں میں کانگرس برسر اقتدار آئی تو کانگریسی رہنماؤں نے مولانا سندھی کی واپسی کے لئے برطانوی حکومت پر دباؤ ڈالا۔ ادھر برطانوی حکومت کو بھی اپنے جاسوسوں

کے ذریعے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ مولانا سندھی سیاست سے بالکل کنارہ کش ہو چکے ہیں۔ چنانچہ انہیں واپس وطن آنے کی اجازت مل گئی اور موصوف ۱۹۳۹ء میں وطن لوٹ آئے۔

مراجعت وطن کے بعد مولانا سندھی کا قیام جامعہ ملیہ دہلی میں رہا۔ ربع صدی تک غیر ممالک میں رہ کر ان میں وسعت قلب و نظر پیدا ہو گئی تھی اور موصوف فرقہ پرستی اور گروہ بندی سے بہت بلند ہو چکے تھے، اس لئے دیوبند کے اکابرین کے ساتھ ان کا نباہ مشکل ہو گیا۔ وہ مولانا سندھی کے مخصوص نظریات کی بنا پر ان کی ڈٹ کر مخالفت کرنے لگے۔ ادھر مولانا مسعود عالم ندوی نے ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ میں ان کے خلاف قسط وار مضامین لکھنے شروع کیے جن کا دندان شکن جواب مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے ماہنامہ "برہان" دہلی میں دیا جو بعد میں کتابی صورت میں "مولانا عبد اللہ سندھی اور ان کے ناقد" کے عنوان سے چھپ گیا۔

مولانا سندھی یہ کہتے تھے کہ زمانہ قیامت کی چال چل گیا ہے اور برعظیم کے مسلمان، خصوصاً مذہبی طبقہ بہت پیچھے رہ گیا ہے، اسلئے انہیں پرانی ڈگر سے ہٹ کر آگے بڑھنا چاہیے۔

مراجعت وطن کے بعد انہوں نےاپنے مخصوص نظریات متعدد اصحاب کو املا کرائے اور قرآن کریم کی متعدد سورتوں کی شاہ ولی اللہ کی تعلیمات کی روشنی میں تفسیر لکھی۔ جن میں مزدوروں، کاشتکاروں، اور محنت کشوں کے مسائل پر زمانہ حاضر کے تقاضوں کے مطابق روشنی ڈالی۔ مولانا سندھی کے تلمیذ الرشید اور برعظیم کے نامور عالم دین، مولانا سعید احمد اکبر آبادی فرمایا کرتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ کے بعد مولانا سندھی سے زیادہ روشن دماغ عالم برعظیم میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جس طرح علامہ اقبال کی وجہ سے موجودہ صدی میں مولانا رومی کو دوبارہ شہرت ملی۔ اسی طرح مولانا سندھی کی وجہ سے شاہ ولی اللہ کا چرچا ہوا۔

وسط ۱۹۴۴ء میں مولانا عبید اللہ سندھی، سندھ کا دورہ کر رہے تھے کہ ان کی طبیعت خراب ہو گئی اور موصوف اپنی بیٹی کے پاس دین پور تشریف لے گئے۔ یہیں ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کے معتقدین نے ان کے جسد خاکی کو ان مرشد مولانا غلام محمد دین پوری کے مزار کے پائنتی دفن کیا۔ رحمۃ اللہ علیہ واسعاً و کثیراً۔

مولانا سندھی کی اب تک جتنی تصانیف شائع ہوئی ہیں وہ سب امالی ہیں۔ وہ خود بہت کم لکھتے تھے اور جب کوئی مضمون ذہن میں آتا تو وہ دوسروں کو املا کروا دیتے تھے۔ بسااوقات ایسا بھی ہوتا کہ وہ کسی مسئلہ پر اظہار خیال کرتے تو سامع گھر جا کر اسے اپنے الفاظ میں قلمبند کر لیتا۔ اس لئے ان کے ملفوظات بڑی احتیاط سے پڑھنے چاہئیں اور یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

یہ بات مشہور ہے کہ مولانا سندھی کے بعض تلامذہ نے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے موصوف کا نام استعمال کیا ہے۔

ساغر اقبالی

زبان میری ہے بات اُن کی

○ ہم سے بڑا بدمعاش کوئی نہیں (ولی خان)
زندگی میں پہلی مرتبہ سچ بولا ہے۔

○ پولیس کے 80 ملازمین کرپشن میں ملوث ہیں (ڈی آئی جی۔ راولپنڈی)
یہ محکمہ ختم کر دیں۔ جرائم ختم ہوجائیں گے

○ کویت کی طرف سے 25 کروڑ ڈالر امداد پاکستان کو مل گئی۔ (ایک خبر)
مانگنے والا گدا ہے صدقہ مانگے یا خراج
کوئی مانے یا نہ مانے میرو سلطان سب گدا!

○ عورت کی گواہی آدھی ہے تو ان کا کلمہ بھی آدھا ہونا چاہیے۔ (ولی خاں)
آدھے خان..... یہ قرآن کا فیصلہ ہے زبان بند کرو

○ حکومت غربت ختم کر کے رہے گی۔
فی الحال تو غریبوں کو ختم کر رہی ہے۔

○ قید کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف اور کمر پر سرطان ہو گیا ہے۔ (آصف زرداری)
اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

○ قومی اسمبلی میں میراثیوں کا ٹولہ جمع ہے۔ (عمران خان)
بچے جیندے رہن۔ بھاگ لگے رہن!

○ بے نظیر سندھ کارڈ اور نواز شریف پنجابی کارڈ استعمال کر رہے ہیں۔ (جمال لغاری)
اور فاروق لغاری کا کارڈ پھٹا ہوا ہے

○ افغانستان میں ہمارے سفارت کاروں کو کچھ ہوا تو ذمہ دار آپ ہوں گے۔ (پاکستان کو ایران کی دھمکی
اسے کہتے ہیں ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ!

○ پولیس کا کام صرف تشدد کرنا رہ گیا ہے۔ (ریاض بٹالوی)
اللہ اس کالی آندھی سے نجات دلائے

○ اب ملک صرف میں بچا سکتی ہوں۔ (بے نظیر)
آدھا "پاپا" نے توڑا، آدھا "پنکی" توڑے گی

○ میاں اور بی بی بھائی بہن ہیں۔ لڑائی ڈرامہ ہے (عمران خان)
آپ کیا ہیں؟
○ نواز شریف کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے (بے نظیر)
میں چھج پتاسے ونڈاں اج قیدی کر لیا ماہی نوں!
○ دروازہ نہ کھڑکی۔ کھٹارہ بسوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ مل گئے (ایک خبر)

نہ انجن کی خوبی نہ کمالِ ڈرائیور
چلی جا رہی ہے خدا کے سہارے

○ فیصل آباد پولیس کا چھاپہ، سوا کلو ہیروئن برآمد، ملزم فرار (ایک خبر)
بے گناہوں کو ملزم بنانے کے کام آئے گی
○ بے نظیر کا فضل الرحمن سے رابطہ۔ (ایک خبر)
وہ وعدے ہم تمہارے تم ہمارے یاد آتے ہیں
○ دن رات محنت کی مگر 640 نمبر آئے (نواز شریف)
موجودہ امتحان میں اتنی بھی امید نہیں۔
○ ہمارا اسلام کا تصور وحشیانہ اور رجعت پسندانہ نہیں اور نہ ہی طالبان کی طرح اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں (طاہر القادری)
بی بی سے کی گئی اندرون خانہ کی باتیں
○ آئندہ ماہ حکومت ختم ہو جائے گی۔ (زرداری)
بلی نوں چھیچھڑیاں دے خواب!
○ والد کی طرح پاکستان کے لئے جان قربان کر دوں گی (بے نظیر)
اللہ کرے ایسا ہی ہو
○ بے نظیر کا دھرنا ولی خان کی ریلی (ایک خبر)
یہ سرخی اس طرح ہونی چاہیے......... تھی ولی خان کا دھرنا بے نظیر کی ریلی
○ نواز شریف اور بے نظیر نے ایک دوسرے کے مقابلے میں ملک لوٹا (فاروق لغاری)
اور آپ دونوں سے حصہ بٹورتے رہے
○ ایران میں پاکستانی سفارت خانے پر پتھراؤ (ایک خبر)
ڈگا کھوتی توں تے غصہ کمہار تے!

○ امریکہ کا سوڈان اور افغانستان پر میزائلوں سے حملہ (ایک خبر)
پاگل کتے کی طرح باؤلا ہو گیا ہے

○ میں صدر ہوتا تو موجودہ حالات میں اسمبلی توڑ دیتا (فاروق لغاری)
حکومت اس کام کے لئے لغاری کو ملازم رکھ لے

بقیہ از ص ۵۷

تشہیر کی، لوگوں سے پیشگی رقوم لیں مگر کتاب کی پانچ جلدیں لکھ کر تمام رقوم ہضم کر گئے۔ پانچ جلدوں پر اکتفا کرنے کی یہ مضحکہ خیز وجہ بیان کی کہ پہلے پچاس حصہ لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷ رخ جلد ۲۱ ص ۹)

حواشی

۱۔ مرزا کی دوسری بیوی نصرت جہاں بیگم مراد ہے۔
۲۔ مرزا نے پہلی بیوی حرمت بی بی کے ۳۳ سال تک نہ حقوق ادا کئے نہ ہی طلاق دی معلق کئے رکھا۔
۳۔ مرزا احمد بیگ زمین کا کچھ رقبہ اپنے نام کرانا چاہتا تھا۔ کاغذات کی تکمیل کے لئے مرزا کے دستخط ضروری تھے مگر مرزا نے دستخط کرنے کے عوض اس سے اس کی لڑکی کا رشتہ مانگا جس سے اس نے انکار کر دیا تھا۔

بقیہ از ص ۵۲

ناچے گا، آدمی ناچے گا، آدمیہ بھی ناچے گی۔ کیوں نہ ناچے جبکہ اس کے حقوق آدمی کے برابر ہیں۔ سیاست باز جھومے گا۔ زمین گھومے گی۔ سندھ بلوچستان، سرحد، پنجابی امپریلزم کے بخئے ادھیڑ دے گا۔ تین صوبے ایک صوبے پر چڑھ دوڑیں گے۔ اپنے حقوق چھین لیں گے ڈیم نہیں بنیں گے دریاؤں میں پانی پنجاب میں نہیں آنے دیا جائے گا۔ بارشیں نہیں ہوں گی، ہم نہیں ہوں گے، پانچ لاکھ ایکٹر سے لیکر ساڑھے تین ہزار ایکٹر کے مالک غرباء ہوں گے، اسمبلی ہو گی، سینٹ ہو گا، وفاقی "شرعی" کورٹ ہو گا "کوٹ پہ کوٹ" ہو گا۔ غربت دور ہو جائے گی؟ مہنگائی ختم ہو جائیگی؟ عمر بن عبدالعزیز ابن مروان یا اورنگزیب عالمگیر کا دور آجائے گا یا! باغ کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے اور سرکاری اعلان عام ہو گا........ جس دروازے سے چاہو "جنت" میں داخل ہو جاؤ

بولو کیا چاہتے ہو پاکستان یا "جنت"

شمس الاسلام بہاری

سیاسی بوچڑخانہ

دیوبندی، بریلوی، اور اہل حدیث مسالک کے سیاسی مولوی، پیرانِ تسمہ پا، پنجابی، بلوچی، سندھی، پٹھان سیاستدان آج کل ایک ہی بولی بول رہے ہیں۔ خصوصاً "دوپہر کے وقت" بہت ہی چہکتے ہیں کہ جی مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی ہے، مارے گئے لوٹے گئے، براحال ہے، لیکن یہ نہیں بتاتے کس کا براحال ہے؟ کون مارا گیا؟ کون لٹ گیا، کس کی نیا ڈوب گئی؟ ہاں کوئی گھسا پٹا مزدور لیڈر، کوئی سیاسی بھکاری، کوئی استحصالی کہتا ہے۔ غریب مارا گیا، غریبوں کا براحال ہے، غریب بے موت مارے گئے۔ مگر قاضی صاحب بے چارے رائے ونڈ کو گلاسگو کا "رووِنڈ ایو" (ROWAND AVE) سمجھ رہے ہیں۔ طاہر القادری سیاسی جفادری بننے کی فکر میں اہلیہ محترمہ کو بھی سڑک پر لے آئے ہیں اور قاضی، قادری، جغادری اور ساتھی مل کے نواز شریف کی طرف منہ اٹھائے کورس گا رہے ہیں۔

وقفہ بہت ضروری

تراجانا اب مجبوری

یہ تو سمجھ میں آگیا اگرچہ کھٹاراگ تھا لیکن قومی شومئی قسمت ...... ایک سیاسی جوار یا یہ نہیں بتاتا کہ نواز شریف جائے تو کون آئے؟ بریلوی آئے تو قبروں پر سجدے ہوں گے منتیں نیازیں بے پناہ رش لیں گی۔ مہنگائی بڑھے گی کم نہ ہو گی۔ اہل حدیث آئے تو قبروں پر ہل چلے گا، تمباکو کاشت ہو گا، سبزیاں اگیں گی، لوگ فخر سے ننگے سر نماز پڑھیں گے۔ مسجد میں یوں کھڑے ہوں گے جیسے فٹ بال میچ دیکھ رہے ہوں۔ لشکر طیبہ پھرے پر ہو گا تمام قبر پرستوں کو خدا پرست اور مست الست بنا دیں گے۔ مصیبت کے وقت امریکہ سے فوجیں بلوا کر اسلام آباد، مظفر آباد بٹھا دیں گے۔ جیسے صدامی الارم کے خوف سے سعودی عرب والوں نے امریکی فوجیں براجمان کی ہوئی ہیں۔ پھر ان پر خرچے سے مہنگائی اور بھوک کا بھوت ننگا ناچے گا۔ پھر پاکستان کشکول گدائی ہاتھوں میں لئے صدا لگائے گا۔

جا سجنا راہ خدا تیرا اللہ ہی بوٹا لائے گا

اور اگر دیوبندی "زناں خانے" سے کوئی اقتدار پر براجا تو بے نظیر ہو گا۔ لاجواب باصواب اور باثواب ہو گا۔ نام مشترکہ ہونا کوئی عیب نہیں۔ محمد علی بانی پاکستان ہیں تو محمد علی فلموں کے بنیاد پرست ایکٹر۔ اس لئے یہ بے نظیر "ہو گا" ہو گی نہیں۔ ڈھول بجیں گے، تالیاں پٹیں گی اور لڈی ناچ ہو گا۔ گدھا ناچے گا، گھوڑا

بقیہ ص ۵۱ پر

مولانا مشتاق احمد

مرزا قادیانی کے توہمات، انکشافات، خیالی کرشمے، عجائبات اور الہامات

کذاب مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں جن جہالتوں کا ثبوت دیا ہے وہ ان گنت ہیں ذیل میں مرزا نبی کی کتابوں سے بعض عجائبات کو جمع کیا گیا ہے۔ فاعتبرو یا اولی الابصار (مدیر)

۱۔ قرآن میں قادیان کا ذکر:۔

کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا انا انزلناہ قریباً من القادیان تو میں سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ اور قادیان (ازالہ اوہام ص ۷۶،۷۷ ؟ جلد ۳، ص ۱۴۰)

۲۔ خدا سے تعلقات:۔

(الف) انت منی بمنزلۃ ولدی، تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے (حقیقۃ الوحی ص ۸۶ رخ جلد ۲۲ ص ۸۹)

(ب) اسمع ولدی۔ اے میرے بیٹے سن (البشریٰ جلد اول ص ۴۹)

(ج) انت منی بمنزلۃ بروزی۔ اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہ میرا ظہور ہے (تذکرہ ص ۵۴۵ ط ۳ ص ۶۰۴)

(د) انت من ماء ناوا نت من فشل۔ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے ہیں (تذکرہ ص ۲۰۲ انجام آتھم رخ جلد نمبر ۱۱ ص ۵۶،۵۵)

۳۔ مرزا کو حمل:۔

(الف) اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۴ ص ۱۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بہ منزلہ اطفال اللہ ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ رخ جلد نمبر ۲۲ ص ۵۸۱)

اظہار رجولیت:۔

(ب) حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔ (ٹریکٹ نمبر ۳۴ اسلامی قربانی ص ۱۲ از قاضی یار محمد قادیانی)

(ج) اس لئے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا (کشتی نوح ص ۴۷ رخ جلد نمبر ۱۹ ص ۵۰)

اللہ تعالیٰ کی روشنائی کے دھبے:۔

ایک میرے مخلص عبداللہ نام پٹواری غوث گڑھ علاقہ ریاست پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اور ان کی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضاء وقدر کے اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے ہیں اور پھر تمثیل کے طور پر میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دیں۔ مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اسی سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے اور چونکہ کشفی حالت میں انسان بیداری سے حصہ رکھتا ہے اس لئے مجھے جبکہ ان قطروں سے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے گرے اطلاع ہوئی۔ ساتھ ہی میں نے بہ چشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا اور میں رقت دل کے ساتھ اس قصے کو میاں عبداللہ کے پاس بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں اس نے بھی وہ تر بہ تر قطرے کپڑوں پر پڑے ہوئے دیکھ لئے اور کوئی ایسی چیز ہمارے پاس موجود نہ تھی، جس سے اس سرخی کے گرنے کا کوئی احتمال ہوتا اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنی قلم سے جھاڑی تھی۔ اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی

(تریاق القلوب ص ۳۳ رخ جلد ۱۵ ص ۱۹۷)

انگریزی فرشتہ:۔

ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا کہ ہاں میں درشنی ہوں (تذکرہ ص ۲۵)

خدا انگریز حاکم کی صورت میں:۔

ایک دفعہ کی حالت یاد آئی کہ انگریزی میں یہ الہام ہوا "آئی لو یو" یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں پھر یہ الہام ہوا "آئی ایم ود یو" یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا "آئی شل ہیلپ یو" یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا "آئی کین وہاٹ آئی ول ڈو" یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا "وی کین وہاٹ وی ول ڈو" یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔

(براہین احمدیہ ص ۴۸۰ رخ جلد ۱ ص ۵۷۱، ۵۷۲)

ملکہ برطانیہ مرزا کے گھر میں:۔

سویا دیکھا کہ گویا حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں اسی اثناء میں میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو جو میرے پاس بیٹھے ہیں کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔

(تذکرہ ۳۳۷ طبع سوم)

بلی کو پھانسی:۔

میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔ (تذکرہ ص ۴۸۳ طبع سوم)

ہاتھی سے فرار:۔

رویاء۔ مرزا صاحب نے فرمایا ہم ایک جگہ جا رہے ہیں ایک ہاتھی دیکھا اس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے ہمارے نزدیک نہیں آیا۔ پھر نظارہ بدل گیا گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا اس کے بعد الہام ہوا ان اللہ عزیز ذوانتقام

(تذکرہ ص ۵۰۴ طبع سوم)

خاکسار پیپر منٹ:۔

ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء میں حالت کشفی میں جبکہ حضور کی طبیعت ناساز تھی ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا "خاکسار پیپر منٹ"

اکیس اکیس:۔

رویاء۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا اور فوت شدہ خیال کر کے ان سے کہا کہ میری عمر اتنی ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا تحصیل دار۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ غیر متعلقہ بات کیوں کرتے ہیں؟ جس امر کے لیے کہا ہے اس کے لئے دعا کریں تو انہوں نے سینہ تک ہاتھ اٹھائے مگر آگے نہ اٹھائے اور کہا اکیس اکیس اور یہ ہی کہتے ہوئے چلے گئے۔

(مرزا صاحب کا قول مندرجہ رسالہ صادقوں کی روشنی از مرزا محمود احمد)

ایک بزرگ سے کشتم کشتا:۔

ایک روز کشفی حالت میں ایک بزرگ صاحب کی قبر پر دعائیں مانگ رہا تھا اور وہ بزرگ ہر ایک دعا پر آمین کہتے تھے اس وقت خیال ہوا کہ اپنی عمر بھی بڑھا لوں تب میں نے دعا کی میری عمر پندرہ سال اور بڑھ جائے اس پر اس بزرگ نے آمین نہ کہی۔ تب اس صاحب بزرگ سے بہت کشتم کشتا ہوا تب اس مردے نے کہا مجھے چھوڑ دو میں آمین کہتا ہوں اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا اور دعا مانگی کہ میری عمر پندرہ سال اور بڑھ جائے تب اس بزرگ نے آمین کہی۔

(اخبار الحکم ۱۷-۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء ایضاً باختلاف الفاظ تذکرہ ص ۴۹۷)

ہاتھی کے سر پہ تیل:۔

ایک دوست نے آپ کے رو برو ایک خواب سنایا کہ اس نے رات کو خواب میں ہاتھی دیکھا تھا اور یہ حضرت صاحب اس کے سر پر تیل لگا رہے ہیں حضرت مسیح موعود نے اس کی تعبیر فرمائی کہ رات کے وقت خواب میں ہاتھی دیکھنا عمدہ ہے اور تیل لگانا چونکہ زینت کا کام ہے اس لئے یہ بھی اچھا ہے۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم ص ۴۵۰ از منظور الٰہی لاہوری)

خواب میں محمدی بیگم سے ملاقات:۔

۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء آج میں نے بوقت صبح چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکایک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے ہے شاید جالی کا کپڑا ہے میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے اشتہار دیئے تھے (یعنی محمدی بیگم ناقل) لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آگئی ہوں میں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر

وہ عورت مجھ سے بغل گیر ہوئی۔ اس کے بغل گیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی فالحمد للہ علی ذالک۔ اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازے پر آکھڑی ہوئی ہے اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوں تب میں نے کہا کہ آروشن بی بی اندر آجا۔ (تذکرہ ص ۱۹۷ طبع سوم)

مرغ، بلی اور چوہا:۔

"رویا دیکھا چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں کوئی شے ہے ایک شخص نے کہا یہ آپ لے لیں دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔ (مکاشفات ص ۴۲، تذکرہ ص ۵۵۸ طبع سوم)

رویا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا ان کنتم مسلمین۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں؟ پھر الہام ہوا نفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔ (مکاشفات ص ۴۷، تذکرہ ص ۵۸۰ طبع سوم)

مرزا کا عدل وانصاف:۔

۱۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ (۱) نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر "پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت (۲) ترک کر دی تھی ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد اول ص ۳۳ از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

حق دینے کے لئے رشتہ کی شرط:۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور پھر تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہشمند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے۔(۳) (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲ رخ جلد نمبر ۵ ص ۵۷۲،۵۷۳)

پانچ اور پچاس میں فرق:۔

مرزا قادیانی نے لوگوں سے براہین احمدیہ کے نام سے ایک کتاب پچاس جلدوں میں لکھنے کا اعلان کیا، خوب

بقیہ ص ۵۱ پر

اے رازی، (ساؤتھ ویلز برطانیہ)

یادوں کے شگوفے

گوپال متل نے کہیں لکھا تھا کہ ایک دن اختر شیرانی نے ساتھ ساتھ چلتے ساحر اور شورش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ مجھے "س" اور "ش" بہت پسند ہیں۔ دونوں خوش ہو گئے۔ تب اختر شیرانی نے "سگریٹ اور شراب" کا نام لیا تھا۔ میں نے آغا سے پوچھا تھا۔ وہ ہاں یا نہ کی بجائے مسکرا رہے تھے۔

میرزا ادیب تو شورش کے بچپن کے دوست تھے۔ جب اختر شیرانی عروج پر تھے۔ تو پبلک لائبریری سے تازہ "رومان" میرزا صاحب سے پہلے شورش نے حاصل کر لیا۔ تنگ کرنے کے لئے دور سے پرچہ دکھا کر "سلمیٰ سے دل لگا کر بدنام ہو گیا ہوں" اپنی پاٹ دار آواز میں سنایا۔ کمزور جسم کے میرزا ادیب نے منہ دوسری طرف پھیر کر ہمیشہ کے لئے "کٹی" کرنے کی دھمکی دی۔ دوسرے دن شورش نے "رومان" کا تازہ پرچہ بک اسٹال سے خرید کر میرزا کے گھر پہنچا دیا تھا کہ یار میرزا تو...... بچپن کا دوست ہے۔ ناراض نہ ہونا۔

(شورش کاشمیری نے میرزا ادیب اور ابوسعید انور کی غریبی کا کئی دفعہ ذکر کیا تھا...... ورنہ ان کا نام ملک بھر میں مشہور ہوتا...... ساحر لدھیانوی کی فوٹو تو اچھی لگی تھی۔ لیکن وہ بھی خوش شکل نہیں تھے۔

○

ذوالفقار علی بھٹو لاہور میں ہی اخبار نویسوں سے مصروف گفتگو تھے۔ کسی نے پسندیدہ شاعر کا نام پوچھا تو بھٹو صاحب نے اسلم گورداسپوری (پارٹی شاعر) یا حبیب جالب (عوامی شاعر) کے بجائے فیض احمد فیض کا نام لیا۔ پھر تھوڑے وقفے کے بعد ایک شعر بھی سنا دیا:

گلوں میں رنگ بھرے، بادِ نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

اب اخبار نویس تو حیران رہ گئے۔ بھٹو صاحب کی ادبی دلچسپی پر کالم لکھنے شروع ہو گئے۔ لیکن بھٹو صاحب نے "فکس اپ" کرنے کی دھمکیوں اور کوثر نیازی کو وزارت میں لے کر اپنے دوست (شورش) کو ناراض کر لیا تھا۔ کیونکہ آغا نے ائیر مارشل اصغر خاں کے پہلے جلسہ (لاہور موچی دروازہ) کا بندوبست کیا تھا۔ اب آغا شورش بھٹو کو "سندھ کا پنوں"، "سیاسی شہزادہ" اور سیاسی و ادبی طنزوں سے تنگ کرتے۔ لیکن شورش نے اردو ڈائجسٹ کے الطاف قریشی یا مجیب شامی صاحب کی طرح "ذاتی" حملے نہیں کئے تھے۔ پھر بھی شورش نے فیض کے شعر کے حوالے سے بھٹو کو لتاڑا تھا کہ چونکہ اس عمر میں وہ خود مطلع ہیں اس لئے فیض کا مطلع ہی بولا ہے۔ کاش وہ مقطع بھی بول دیتے:

مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

اب شورش نے یہ مقطع لکھ کر گرہ لگائی کہ "بھٹو صاحب کو دار ورسن سے کیا نسبت؟" "یار" مناسب ہو گا۔ قدرت کے کھیل دیکھئے۔ بھٹو مرحوم ہی "سوئے دار" جا کر رہے۔ بھٹو مرحوم نے ایک دن شورش کے گھر جا کر صلح کر لی تھی۔

○

لاہور کسی تقریب میں جنرل ضیاء الحق صدر جلسہ تھے۔ اسٹیج پر دلدار پرویز بھٹی مرحوم مہمان مقرروں کا تعارف کراتے ہوئے چٹکلے چھوڑتے تو حاضرین جلسہ خوش ہو جاتے۔ پچھلی قطار میں شہرت یافتہ صابری برادران میں سے کوئی ایک بھائی وقفے سے اپنی قوالی کے انداز میں "اللہ" کا نعرہ لگا دیتا۔ اسٹیج پر کھڑا مقرر اس طرف دیکھنے لگتا۔ اب اسٹیج سیکرٹری دلدار پرویز کچھ کہہ رہے تھے کہ اللہ کا نعرہ پھر گونجا (وہ صدر مملکت کو اس تقریب میں اپنی حاضری کا یقین دلا رہے ہوں گے) تب دلدار پرویز نے کہا "صابری صاحب! آج تو آپ نے اللہ کو بہت یاد کیا ہے اس وقت کا خیال بھی کر لو۔ جب اللہ تمہیں یاد کرے گا" تب لوگ ہنس رہے تھے اور صدر ضیاء بھی مشکل سے ہنسی ضبط کر رہے تھے۔

○

شورش کاشمیری

علامہ اقبال کی صدارت میں امیر شریعت کی تقریر

تحریک کشمیر (۱۹۳۱ء) کے دنوں لاہور کے موچی دروازہ باغ میں مجلس احرار اسلام کا جلسہ عام منعقد ہوا، جلسے سے پہلے جلوس نکالا گیا، جو سارے شہر سے ہوتا ہوا موچی دروازہ کے باغ میں ختم ہوا۔ علامہ اقبال صدر جلسہ تھے اور انہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ مسلمان جس جوش و جذبے کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ وہ علامہ اقبال کے سرخ و سپید چہرے پر بہت انبساط کی لہریں لے رہا تھا، سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کی، علامہ مبہوت ہو کر سنتے اور سر دھنتے رہے۔ معلوم ہوتا تھا ایک عظیم کھلاڑی چوگان کھیل رہا ہے۔ لوگوں کی عقلیں ان کی خطیبانہ مٹھی میں تھیں۔ وہ تقریر کر چکے تو لوگوں نے شور مچایا...... علامہ اقبال بولیں۔ شاہ جی نے معذرت کی کہ علامہ بیمار ہیں اور ان کا گلا خراب ہے۔ لوگ کہاں مانتے؟ غل مچا...... شعر ہونے چاہئیں، آوازیں تھیں کہ فضا کو ہلا رہی تھیں، عوام کا اصرار بڑھتا ہی گیا۔ جب کوئی سا اعتذار یا انکار کام نہ آیا اور لوگوں نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا تو علامہ مسکراتے ہوئے اٹھے اور مٹھی کو ہوا میں

لہراتے ہوئے کہا

لا اله گوئی بگواز روئے جان

لااله ضرب است و ضرب کاری است

تمام جلسہ سبحان اللہ، جزاک اللہ، اللہ اکبر کے نعرہ ہائے فلک شگاف سے گونج اٹھا۔ جو فارسی جانتا تھا وہ عالم سرور میں تھا اور جو نہیں جانتا تھا وجدان کے زور پر جھوم رہا تھا۔ گویا شخصیت نے جادو جگا دیا تھا۔ اس جلسہ کے بعد ہی باری علیگ نے "زمیندار" کے کشمیر نمبر میں ایک مضمون لکھا تھا۔ "بخاری اور اقبال" (۱) آغاز کچھ اس قسم کے فقروں سے تھا۔

"میری تمام عمر اسلامی علوم کے مطالعہ میں صرف ہوئی ہے (اقبال)

میں جب سے میدان سیاست میں اترا ہوں اپنی کتابوں کے گرد تک نہیں اتار سکا" (بخاری)

(بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغ محفل، شورش کاشمیری صفحہ ۵۸)

---

(۱) روزنامہ زمیندار لاہور۔ یادگار شہید نمبر جلد ۱۸۔ شمارہ ۲۵۳، ۱۷ رجب ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء (مدیر)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سحرِ خطابت

ہمارے زمانے میں ایک بڑے مقرر تھے۔ میری حسرت رہ گئی۔ میں نے ان کو سنا نہیں۔ ان کا نام تھا "عطاء اللہ شاہ بخاری" اور ان کا یہ عالم تھا کہ "جسٹس شیوناتھ گاڈگل" نے جو الہ آباد میں جج تھے۔ ایک صحبت میں بتایا کہ: "مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری آئے ہوئے تھے آگہ آباد میں۔ دیکھا کہ گھنگور گھٹا چھا گئی ہے۔ رات کا وقت تھا تو لوگ کسمسانے لگے۔ کسی نے کہا کہ اندر چلیں تو مولانا نے کہا آپ بیٹھے رہیے۔ میری تقریر شروع ہو جانے دیجئے۔ اس کے بعد موسلادھار بارش بھی ہو جانے دیجئے۔ اگر آپ میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے ہٹا تو میں مقرروں کی فہرست سے اپنا نام خارج کردوں گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ جسٹس گاڈگل بتاتے ہیں کہ: "صبح چار بجے تک موسلادھار بارش ہوتی رہی اور ان کی سحر بیانی سے جو لوگ متاثر تھے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔"

روایت: سید حامد

"شخصیات وواقعات، جنہوں نے مجھے متاثر کیا،

بحوالہ خدا بخش جرنل، پٹنہ نمبر (۱۱۱)

مارچ ۱۹۹۸ء، صفحہ ۲۶

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

کتاب: "شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی"
مرتب: محمد طاہر رزاق
ضخامت: ٦٤ صفحات، قیمت: ٢٠ روپے

زیر نظر کتاب جناب محمد طاہر رازاق کی عرق ریزی، کتاب بینی اور عمیق مطالعے کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ سادہ مسلمانوں کو قادیانیت کے متعلق واجبی معلومات بھی نہیں ہیں۔ اور یہ کہ ضخیم کتابیں عوام کی قوتِ خرید اور دسترس سے باہر ہیں۔ جس کا بہترین حل انہوں نے یہ نکالا کہ قادیانیت اور رد قادیانیت کے حوالے سے سوالات اور جوابات پر مشتمل یہ مختصر کتاب ترتیب دی ہے۔ گویا کوزے میں دریا بند کیا ہے۔ جناب شفیق مرزا نے کتاب کے پیش لفظ میں درست لکھا ہے کہ: "اسے بجا طور پر قادیانی امت کی خرافات کا "انسائیکلوپیڈیا قادیانیکا" کہا جاسکتا ہے۔ جسے پڑھنے کے بعد قادیانیت کی ساری خباثت مختصراً قاری کی نظر کے سامنے آجاتی ہے"

ہر سوال مستند، ہر جواب باحوالہ۔ کوئی قادیانی اس کتاب میں دیئے گئے حوالوں کا انکار نہیں کرسکتا۔ طباعت اعلیٰ، جلد مضبوط اور خوبصورت۔ قیمت نہایت مناسب۔ یہ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان سے طلب کی جاسکتی ہے۔ (تبصرہ نگار: سید کفیل بخاری)

دعاء صحت

* مجلس احرارِ اسلام کراچی کے صدر محترم صوفی مولا بخش صاحب گزشتہ چند ماہ سے شدید علیل ہیں۔
* مجلس احرارِ اسلام کے قدیم کارکن محترم حکیم محمد صدیق تارڑ (مریدکے) شدید علیل ہیں۔

احباب و قارئین سے درخواست ہے کہ ان حضرات کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعاء کا اہتمام فرمائیں۔
اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطاء فرمائے (آمین)

● مولانا احمد رضا خان بریلوی پر ناحق الزام
● اذان سے پہلے درود...... نماز کے بعد کلمہ کا ورد
● اور جمعہ و میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر درود و سلام کی محفل؟

ممتاز بریلوی عالم ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کے انٹرویو سے ایک اقتباس

"اگر آپ ہندوستان میں بریلی جائیں تو مولانا احمد رضا خان سے بریلوی کی مسجد میں نہ اذان سے پہلے درود پڑھا جائے گا اور نہ بعد میں۔ نماز کے بعد کلمہ کا ورد بھی نہیں ہوگا اور جمعہ اور میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر درود و سلام کی محفل بھی نہیں ہوتی...... دراصل اس معاملے میں حضرت مولانا کو بہت بدنام کیا گیا ہے ان کی احتیاط کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ وہ مزارات پر خواتین کے جانے کے قائل بھی نہیں ہیں۔ مزارات پر جانے کے آداب ان کے نزدیک یہ ہیں کہ قبر سے چار ہاتھ دور کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی جائے۔ قبر کو بوسہ تو کیا، چھوا بھی نہ جائے۔ قبر پر ایک سے زیادہ غلاف نہ ڈالا جائے۔ لیکن آج کل تو لوگ دور دراز سے ڈھول ڈھمکے کے ساتھ بھنگڑا ڈالتے ہوئے مزاروں پر جاتے ہیں۔ امام احمد رضا کے نزدیک ان کا یہ فعل حرام و ناجائز ہے اور ایسا کرنے والوں پر توبہ فرض ہے۔"

(بحوالہ ماہنامہ "اشراق" لاہور، جولائی ۹۸ء)

مسلمان کا اخلاق و کردار

پاکستانی بھائیو اور بہنو...... آئیں دنیا والوں پر ثابت کر دکھائیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان بہترین اخلاق و کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔

تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان . بکس6216 لاہور

مجلسِ صیانۃ المسلمین پاکستان کا ماہانہ جریدہ

الصیّانہ کا تعارف

الصیانۃ مجلسِ صیانۃ المسلمین پاکستان کا ترجمان ہے جس کے بانی حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے!

الصیانۃ سلف صالحین کے علوم و فیوض کا ترجمان ہے!

الصیانۃ باطل ظلمتوں میں روشنی کا مینار ہے!

الصیانۃ میں وہ مضامین شائع کئے جاتے ہیں جن کی عموماً مسلمانوں کے ہر طبقے کو دینی لحاظ سے ضرورت ہے اور ان کا فائدہ عام ہے۔

الصیانۃ میں وہ مضمون شائع ہوگا جو شرعاً مستند ہوگا۔

الصیانۃ بفضلہٖ تعالیٰ پاکستان کے علاوہ دیگر ملکوں: انڈیا، افریقہ، سعودی عرب انگلینڈ، بنگلہ دیش اور فرانس جاتا ہے۔

الصیانۃ میں اشتہارات دے کر آپ مجلس اور صیانۃ کی دینی اور تبلیغی جدوجہد میں موثر حصہ لے سکتے ہیں۔

الصیانۃ مولانا وکیل احمد صاحب شیروانی کے زیرِ ادارت ہر ماہ عیسوی کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

سالانہ چندہ /۱۲۰ روپے۔ فی پرچہ /۱۲ روپے

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان جامع اشرفیہ فیروز پور روڈ۔ لاہور
فون ۴۴-۷۵۸۱۵

Kinza

FOOD PRODUCTS

سکوائشز، کیچپ اور اچار

جو کھائے ایک بار - وہ کھائے بار بار

wily

FOODS (PVT) LTD.

Chand Plaza. Off Lane 6 Peshawar Road Rawalpindi Cantt

Ph : 475969

Adarts-HMPT-22/95

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

کے دو عہد ساز نمبر

امیر شریعت نمبر

بیاد

امیر شریعت خطیب الامت، بطلِ حریت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

● اردو زبان کے سب سے بڑے خطیب کے سوانح و افکار ● ایک تاریخ، ایک دستاویز، ایک داستان ● خاندانی حالات، سیرت کے مجلا اوراق ● خطابتی معرکے، سیاسی تذکرے ● بزم سے لیکر رزم اور منبر و محراب سے لے کر دار و رسن تک ● نصف صدی کے ہنگاموں، جہادی معرکوں، تہذیبی محاربوں، مذہبی سازشوں، سیاسی مجادلوں اور علمی محاذ آرائیوں کی فضا میں ایک آوازِ ہدایت، جو بصیرت، حریت اور بغاوت کا سرچشمہ تھی ●

خوبصورت سہ رنگا سرورق، مجلد، اعلیٰ طباعت

صفحات: ۵۷۶، قیمت ۳۰۰ روپے

مستقل سالانہ خریداروں کے لئے خاص رعایت صرف ۲۰۰ روپے پیشگی منی آرڈر بھیج کر طلب فرمائیں۔

جانشین امیر شریعت نمبر

بیاد

جانشین امیر شریعت قائد احرار سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ

● ایک قادر الکلام خطیب اور متبحر عالم دین کے سوانح و افکار ● ایک مفکر اور قائد کے عزم و ہمت اور جرأت و شجاعت کا تذکرہ ● ایک شاعر و ادیب اور محقق کی علمی ادبی، صحافتی اور دینی و تحریکی خدمات ● تاریخ احرار کا ایک روشن باب ● فکر احرار کا امین و وارث ● عظمت صحابہ کا نقیب و محافظ ● ایک مفکر، مبلغ، خطیب اور ادیب کی داستانِ حیات

صفحات: ۳۰۰، قیمت ۵۰ روپے

پیشگی منی آرڈر بھیج کر رجسٹرڈ ڈاک سے حاصل کریں

ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت: دارِ بنی ھاشم، مہربان کالونی ملتان فون: 061.511961